صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 25 جون 2019ء بمطابق 21 شوال المکرم 1440 ہجری دوپہر 11 بجکر 10 منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًاO اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡہِبۡکُمۡ اَیُّہَا النَّاسُ وَیَاۡتِ بِاٰخَرِیۡنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیۡرًاO مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًاO یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُہَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ ۚ اِنۡ یَّکُنۡ غَنِیًّا اَوۡ فَقِیۡرًا فَاللّٰہُ اَوۡلٰی بِہِمَا ۟ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡہَوٰۤی اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا۔

(ترجمہ): ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔ اور کارسازی کے لیے بس وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اِس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Item No. 2, Leave Applications: Mr. Fazle Ilahi, MPA for today. Mr. Muhammad Abdul Salam, MPA for today. Mr. Nazir Ahmad Abbasi, MPA for today. Mr. Faisal Amin Khan, MPA for today. Syed Ahmad Hussain Shah, MPA for today. Ms. Momina Basit, MPA for today. Ms. Madiha Nisar, MPA for today. Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Leave is granted.

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بجٹ ہے، اس میں تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا، پوائنٹ آف آرڈر اگر کوئی رولز کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، تو آپ بات کر لیں ہاؤس میں اگر Irregularity ہو رہی ہو، کوئی رولز کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، تو آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتے ہیں، جی بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: پرون ما خپل تقریر کښې خبره کړې وه سر! بجټ تقریر کښې مې خبره کړې وه چې زمونږه یو سب انجنیئر زما د افتتاح په وجه بدل شوے دے او نن په فیس بک کښې هم راغلی دی، ما له ئې پکښې داسې یو ټک هم راکړے دے چې هغه------

Mr. Speaker: Bahadar Khan Sahib! This is irrelevant, this is no point of order, during the session.

آپ پوائنٹ آف آرڈر وہ اٹھا سکتے ہیں کہ ہاؤس کے اندر کوئی وہ تو نہیں ہے۔

جناب بہادر خان: نه، صرف د دوئ نه دا غواړم چې---

جناب سپیکر: نو پلیز، آپ تشریف رکھیں، آپ کو بعد میں ٹائم دے دوں گا، تشریف رکھیں، بہادر خان صاحب! میں آپ کو بعد میں ٹائم دے دوں گا، تھوڑا سا کام چلا لیتے ہیں، بعد میں دے دوں گا، کٹ موشنز پر آپ کا نمبر آئے گا، اس پر بات کر لیں، ایک ہی بات ہے، آپ نے بات ہی کرنی ہے۔

Mr. Speaker: Demand No. 1. The honorable Minister for Law, to please move his-----

(Interruption)

جناب سپیکر: ایسا نہیں چلے گا، پلیز تشریف رکھیں، ایسا نہیں ہوگا تشریف رکھیں، میں آپ کو بعد میں ٹائم دوں گا، تشریف رکھیں، دوں گا ٹائم۔

مطالبات زر برائے مالی سال 20-2019 پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker. The honorable Minister for Law, to please move his demand No.1, honourable Law Minister, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو۔ مسٹر سپیکر، سر، میں صرف اتنی جسارت کر رہا ہوں، ڈیمانڈ فار گرانٹ موو کرنے سے پہلے بہادر خان صاحب نے جو ایشو اٹھایا ہے، تو وہ میں نے کل ان سے ڈسکس بھی کر لیا تھا اسمبلی سیشن کے بعد، اور میں ایشورنس دینا چاہ رہا ہوں، کہ وہ جو کہہ رہے ہیں، وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اور ان کی جو آواز ہے، وہ ممبران کا حق ہے، وہ ان سے کوئی بھی نہیں لے سکتا، ان کو پورا پورا، جس طرح وہ کہیں گے اسی طریقے سے ان کا کام ہو گا جی۔ Sir, I want to move the demand for grant، مسٹر سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 34 کروڑ 45 لاکھ 98 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لیے دے دی جائے، جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding rupees. 34 corore, 45 lac and 98 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Provincial Assembly

Since no cut motion has been moved by any honorable Member on demand No. 1, therefore, the question before the House is that demand No. 1 may be granted. Those who are in favour of it may say “Yes” and those who are against it may say “No”.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it, the demand is granted. Demand No. 2, the honorable Minister for Law, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No.2.

وزیر قانون: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 92 کروڑ 56 لاکھ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لیے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that demand No. 2 may be granted to defray the charges for the year ending 30th June, 2020.

Cut Motions on demand No. 2. Mr. Jamshaid Khan, to please move his cut motion on demand No.2 in the House, lapsed. Mr. Akram Khan Durrani, lapsed. Mr. Mahmood Ahmad Khan, lapsed. Sahibzada Sana Ullah, MPA to please move his cut motion on Demand No.2, Mr. Shahibzada Sana Ullah.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں دس ہزار کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only.

اس ڈیمانڈ کے اوپر ثمر بلور صاحبہ، Lapsed ایک منٹ ایک منٹ، ثناء اللہ صاحب، صلاح الدین، Lapsed، Mian Nisar Gul Sahib, to move his cut motion on Demand No.2، مسٹر صلاح الدین صاحب بھی نہیں ہے، میاں نثار گل! آپ موؤ کریں۔ To move cut motion on Demand No.2.

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، لیکن میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ بجٹ سیشن پر اتنا خرچہ نہیں ہوتا، اگر ہمیں کٹ موشن کی کاپیاں دی جاتیں تو ہم اس پر تفصیلی بات بھی کر سکتے ہیں، میں اس ڈیپارٹمنٹ پر سو روپے کی کٹ موشن پیش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جن کے پاس کاپی نہیں ہے، کل بھی کی تھی، ضرورت جس کو ہے لے لیں، کل ہم نے سب کو Circulate کی تھیں، بہرکیف اب۔

میاں نثار گل: سو روپے کی کٹ موشن۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Sardar Hussain Babak Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! میں چار سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four hundred only. Mr. Shadad Khan, to please move his cut motion, lapsed. Mr. Shakeel Bashir Khan, to please, lapsed. Ms. Nighat Orakzai Sahiba, to please move her cut motion on Demand No.2.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں مطالبہ زر نمبر 2 پر دو لاکھ روپے کی کٹ motion پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees. two lac only. Mr. Bahadar Khan Sahib, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب بہادر خان: ڈیمانڈ نمبر 2 پر دو ہزار روپے محکمے کی ناقص کارکردگی کی بنا پر کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Inayat Ullah, MPA, not here. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, not present, lapsed. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں سو روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees. one hundred only، جی ثناء اللہ خان، ایم پی اے، آپ اپنی کٹ موشن کے اوپر بات کرنا چاہیں گے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ مطالبہ زر نمبر 2 پر ہے ناں۔

جناب سپیکر: ہاں، ثوبیہ شاہد کی ہو گئی ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جنرل ایڈمنسٹریشن پر جو میری کٹ موشن ہے، دس ہزار روپیہ، چونکہ جنرل ایڈمنسٹریشن کی جو کارکردگی ہے، وہ انتہائی ناقص ہے جناب سپیکر صاحب! او دا څومره پیسې چې زمونږه په جنرل ایډمنسټریشن باندې خرچ کیږي، نو زما په خیال دا د دې ټولې صوبې سره زیاتے کیږي، که مونږه د دوئ یو یو کارکردګئ ته ګورو په تیر شوي ځل چې کله بجټ پیش شو، مونږه خوشحاله وو او په دې امید کښې وو، زمونږ وزیر خزانه صاحب ډیر د امید نه ډکې خبرې کړې وې، چې چونکه دا ځل حالات خراب دی او مخکښیني حکومتونو څه ښه کارکردګي نه ده کړې او په مرکز کښې زمونږ حکومت دے، انشاءالله بل بجټ چې مونږ کوم پیش کوؤ، دا به د دې ټولې صوبې عوام به ئې هم د زړه د اخلاصه قبلوی، خو هغه شاعر وائي چې ما یو کال تیر کړو ستا په دې انتظار چې زمونږ دا بجټ به ښائسته راشي خو چې کله بجټ راغے او مونږه ورته اوکتل، نو مونږ نه، بلکه د تحریک انصاف خپل ملګری، خپل ایم پی اے ګان، هغوې هم مایوسه شوې دی او دومره مایوسه شوي دی، دا شعر وایمه درته(مداخلت)، فکر مه کوه شعرونه به درته یو نه دوه به درته اووایمه او انشاءالله تعالیٰ۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا مختصر رکھیں، تاکہ ساروں کو موقع مل جائے، بہت بڑا کام رہتا ہے، شارٹ شارٹ جو پوائنٹس ہیں وہ۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، ما چې کوم کټ موشن پیش کړې وو، د رائے شماری د پاره دې پیش کړے شي، چې رائے شماری پرې اوشي۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! بجٹ میں جب ہم کٹ موشن جمع کرتے ہیں، ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم صوبے کے وسائل کے لیے اور اپنے علاقوں کی نمائندگی کے لیے اور ساتھ ساتھ جو ایک سال ہم پہ گزرا ہو، اس کے متعلق آپ کو، ایوان کو اور وزراء کو بتایا جائے جناب سپیکر! ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کافی ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ ہے، پھر ابھی تو کمشنر بھی ہیں اور اس کے علاوہ ڈی سیز بھی ہوتے ہیں تو اس ڈیپارٹمنٹ کی کارگزاری اگر آپ دیکھ لیں، کہیں بھی دو مہینے تین مہینے چار مہینے میں کسی کمشنر صاحب نے یہ تکلیف نہیں کی کہ وہ جائیں کھلی کچہریاں کریں، دیکھ لیں کہ لوگوں کے مسائل کیا ہیں، کبھی ڈی سی صاحب نے یہ تکلیف نہیں کی کہ وہ جائیں علاقوں کے مسائل معلوم کریں اور یہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ان لوگوں پہ بھی نظر رکھتا ہے، آج تو زمانہ ایسا ہے کہ ویب سائٹ بھی ہے اور فیس بک بھی ہے، جناب سپیکر! میں اس کٹ موشن کے ساتھ آپ کی توجہ ایک بات کی طرف لانا چاہتا ہوں، یہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تعلق بھی رکھتا ہے نہ بھی رکھتا ہے لیکن آپ جب رولنگ دیتے ہیں، ہمارے لیے خواتین ایم پی ایز کافی قابل احترام ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں، اقلیت والے کافی قابل احترام ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں، ان کے لیے آپ نے رولنگ بھی دی ہے کہ پورے صوبے کی نمائندگی کر سکتے ہیں لیکن ہمارے سامنے لکھا ہوا ہے پی کے 85 یا پی کے 86 یا پی کے 34، جناب سپیکر! میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ ہم کرک سے تعلق رکھتے ہیں، ہم دو ایم پی ایز ہیں، ملک ظفر اعظم اور میاں نثار گل، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے آج سے ایک ہفتہ پہلے کرک میں ہمارے ساتھ جو کچھ کیا ہے اور وہ ایک مخصوص سیٹ کی ہماری بی بی ہے، ہماری محترمہ ہیں لیکن اس کا کوڈ نمبر میں بتانا چاہتا ہوں، شماریاتی بلاک کوڈ سلسلہ نمبر 146 انتخابی حلقہ حیات آباد تحصیل و ضلع پشاور، یہ سپیکر صاحب! آپ کو میں دے رہا ہوں کہ جب وہ ووٹ ادھر ڈالتی ہے، انہوں نے الیکشن کمیشن میں جو کاغذات جمع کیے ہیں، وہ پشاور کے ہیں تو پھر کرک کے تو ہم دو

نمائندے ہو گئے ہیں، ملک ظفر اعظم اور میاں نثار گل، اس کی وجہ سے یہ ہوا کہ انہوں نے ایڈمنسٹریشن کو خراب کرنے کے لیے، امن و امان کو خراب کرنے کے لیے، ہیلتھ منسٹر سے ایک آرڈر لیا اور ادھر جب بھرتیاں ہو رہی تھیں تو آپ دیکھ سکتے ہیں کہ پھر چھ سات ہزار لوگوں نے ایم ایس کو ہسپتال میں بند کیا تھا اور وہ باہر نہیں نکل سکتا تھا، ان سے ہی لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پیدا ہوتے ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں، ہماری بہنیں ہیں لیکن Elected representatives کے مینڈیٹ کو تسلیم نہ کرنا اور ایڈمنسٹریشن اگر پولیس ادھر بھیجواتی ہے، ڈپٹی کمشنر یا کمشنر یا ہوم ڈیپارٹمنٹ یا جو بھی ان کو کہتا ہے تو پھر ہم دونوں نمائندے ایس پی کے پاس گئے اور ان کو کہا کہ ہمیں گرفتار کیا جائے، ہمیں جیل بھیج دیا جائے اس لیے کہ اس صوبے میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ فیل ہوا، انہوں نے ہمارے مینڈیٹ کا تحفظ نہیں رکھا، تو اس لیے ہم جیل جانا چاہتے ہیں، پھر ایس پی کی مہربانی تھی لیکن جناب سپیکر! ساتھ ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پھر ہم پر ایف آئی آر کٹوادی، ہم نے کونسا جرم کیا تھا، ہم میرٹ کی پاسداری کر رہے تھے، ہم چاہ رہے تھے کہ وہ جو پوسٹیں تھیں وہ فروخت ہو رہی تھیں، تو ہمارا ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے گلہ ہے کہ کم از کم حلقے کے ایم پی اے جو ہم Elected representatives ہیں، ان کا احترام کیا جائے، اگر نہ ہو تو یہ کٹ موشن واپس نہیں لیں گے اور ہم اسی طرح باتیں کرتے رہیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب سردار حسین بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ، جناب سپیکر! میرے خیال میں اپوزیشن کی تعداد اتنی ہے کہ ہماری مخالفت سے حکومت کو شاید کوئی فرق نہ پڑے لیکن ابھی میں سن رہا تھا، یہ ہمارے مولانا صاحب جو قرآن کی آیت پڑھ رہے تھے اور پھر اس کا ترجمہ آ رہا تھا، قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے، ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسی بجٹ میں میرے خیال میں وزیر قانون صاحب کو بھی ماننا چاہیئے اور وزیر خزانہ صاحب کو بھی ماننا چاہیئے کہ انصاف کے تقاضے جو ہیں، یہ بجٹ جو ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبے کی تاریخ میں اور میں اسی موقع پہ اگرچہ پرویز خٹک صاحب پچھلے وزیر اعلیٰ تھے لیکن انہوں نے اتنی زیادتی کم از کم نہیں کی ہے، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں پرویز خٹک صاحب کو کہ انہوں نے اپوزیشن کا کم از کم زیادہ خیال نہ رکھا ہو، تو کم از کم، کم از کم خیال انہوں نے ضرور رکھا ہے، تو میرے خیال میں ہم تو سارے مسلمان ہیں، اگر ہم سارے اس چیز پر متفق

ہیں کہ یہ بجٹ انصاف کے تقاضوں کے برعکس ہے تو پھر ظلم کا ساتھ دینا تو میرے خیال میں بڑی ناانصافی ہو گی اور میں ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کے حوالے سے بات کر لوں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order, please.

جناب سردار حسین: کہ ایک دن نوٹیفائی ہو جاتا ہے ڈیپارٹمنٹ سے، کہ فلاں فلاں ایڈوائزر یا اسسٹنٹ جو ہیں ان کو منسٹر کے برابر درجہ دے دیا گیا اور سیکنڈ ڈے پہ وہ ڈی نوٹیفائی ہو جاتا ہے، تو میرے خیال میں اگر ڈیپارٹمنٹ کی بھی حالت ایسی ہو اور انصاف کے تقاضے بھی پورے نہ ہوں، تو ہم تعداد میں کم سہی لیکن میں ووٹنگ کے لیے Put کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ بابک صاحب! مس نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب! Repetition تو نہیں کروں گی لیکن واقعی جو بابک صاحب نے بات کی ہے کہ یہاں سامنے کرسی پہ پرویز خٹک صاحب جب بیٹھے تھے، تو انہوں نے ہمیں اس چیز کا کبھی احساس نہیں دلایا تھا کہ ہم اپوزیشن میں ہیں، بلکہ انہوں نے ہمیشہ، اگر یہاں پہ کوئی سخت بات بھی ہو جاتی تھی تو وہ بعد میں ٹیلیفون کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کی میرے ساتھ بات ہوئی اور انہوں نے سخت لہجہ استعمال کیا اور جب میں گھر پہنچی تو ان کے پرسنل نمبر سے مجھے کال آگئی کہ میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ سے سخت لہجے میں بات کی، تو جہاں جس ہاؤس میں عورتوں کی عزت کوئی کرے گا، تو وہ جب چلا بھی جائے گا، چاہے وہ جیسا بندہ بھی ہو گا، اخلاقیات ایک طرف ہوتی ہیں اور باقی ان کی زندگی دوسری طرف ہوتی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ تو ہم چیف منسٹر کو، میرا خیال ہے دس مہینوں میں تقریباً کوئی چوتھی دفعہ بھی نہیں دیکھ پائے ہیں، جناب سپیکر صاحب! وہ ہر سیشن میں یہاں پہ بیٹھتے تھے، ہر Sitting میں یہاں پہ بیٹھے تھے اور خاص طور پر بجٹ کے دنوں میں تو جناب سپیکر صاحب! چونکہ ابھی یہ وزیر اعلیٰ کے ساتھ Related ہے، تو اس پہ ظاہر ہے کہ ہم نے ووٹنگ کرائی ہے کیونکہ ایڈمنسٹریشن کا حال وہی ہے کہ رہائشوں کے بارے میں، گاڑیوں کے بارے میں، تو ہم نے اس پہ ووٹنگ کرائی ہے، تھینک یو ویری مچ جی، یہ ووٹنگ کے لیے ہم لوگ وہ کریں گے۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب، ایم پی اے۔

جناب بہادر خان: د خرچو زه نه پوهیږم چې دوئ لکه منسترا ن خو په دفترو کښې وې نه او که مونږه ورشو چرته کښېنو، نو دغه شانتې د دې نورو دفترو که هغه سیکرټریا ن دی که هغه ډپټی کمشنر دے ، که هغه ډی پی او دے ، څوک هم چې

دی، غټ غټ ګاړی ورسره دی او دوه او درې او پينځه او لس په کور کښې هم استعمالوی، بهر ئې هم استعمالوی،بے ځايه خرچې کوې، چونکه دا بې ځايه خرچې،نو کم از کم دا پکار ده چې دا منسټران صاحبان په هفته کښې دوه ورځې په دغه خپلو دفترو کښې کښېنی دا بې ځايه خرچې به هم نه کيږی او کم از کم دغلته کښې به د چا سره ملاويږی،د چا به کار پيښيږی،کيږی نه کيږی هغه په خپل ځائې دے خو کم از کم هغه تسلی خو به کيږی، چونکه دا بې ځايه خرچې دی،دې له يوMethodيو طريقه پکار ده،هغه مقرر کول پکار دی چې يره د دې چې عام طور چې ته دفترو ته ورشې د يو سپاهی سره به سرکاری ګاړے وی،د ايس ايچ او،تهانيدر سره به وی،د تحصيلدار او د کوم کوم بابو صاحب سره وی، بې ځايه خرچې کوی،چونکه زه دا مطالبه کوم،چې يره په ووټيګ دې اوشی، کم از کم دې له دې يو طريقه جوړه شی۔

Mr. Speaker. Honorable Law Minister, to respond please and request, yes sorry! Sobia Shahid Sahiba!

محترمہ ثوبیہ شاہد: تهينک يو۔جناب سپيکر صاحب،جناب سپيکر صاحب! جنرل ايډمنسټريشن څنګه چې بابک صاحب او نګهت ميډم دا خبره او کړه نو مونږه هم د پرويز خټک صاحب شکريه ادا کوؤ او دې ځل له مونږ ته احساس او شو چې زمونږ د اپوزيشن د کسانو سره هغه ډير ښه سلوک ساتلے وو او مونږ ته نه Feel کيدله چې مونږه په اپوزيشن کښې يو،دې ځل له خو مونږ په اپوزيشن کښې يو، خو د ګورنمنټ ممبران هم په اپوزيشن کښې دی،چې د هغوئ غريبانانو هم هيڅ کار نه کيږی او بيوروکريسی ورسره پنګه اخستی ده او د هغوئ د ايم پی اے ګانو هم بې عزتيانې کيږی او دې ځل له د دې ايوان په ځائې ټول پاور د بيوروکريسی په لاس کښې دے او بيوروکريسی د خپل مرضئی سره د ټولو ايم پی اے ګانو هغه عزت هغه هر څه ختم شوې دی جناب سپيکر صاحب،نه د دې ټولوايم پی اے ګانو دومره ډيره تنخواه شته،نه ورسره بل شې شته، يو شې وو هغه عزت چې کم نه کم بيوروکريسی به د دې ټولو يو Respect کولو، د ايم پی اے خبره به ئې په خپلو خپلو حلقو باندې منله، هغه هر څه اوس ختم شوې دی،او دا د بيوروکريسی چې د هغوئ په کور کښې درې او څلور څلور ګاړی دی، او ورسره ورسره يو يو ګاړی ته تين تين سو ليټر او چه چه سو ليټر تيل هم ورسره

دی، ورته ورکوی او مونږه ایم پی اے گان چې څوک هم دی،هغوئی ته په ټولو پلازو او په هغه پارکنگ کښې هم Respect او عزت نشته، نو دې ځل له چې کوم حکومت دے۔بله دا خبره چې پرویز خټک صاحب که هر څنګه وو، کم نه کم بجټ خوئې په خپله صوبه کښې جوړ شوے وو کنه، په اسلام آباد کښې نه وو جوړ شوے، دې ځل له مونږ به دا افسوس کوؤ چې زمونږه بجټ صرف په سیون ډسټرکټس باندې ډسټریبیوټ شوے دے، باقی ټول ډسټرکټس که هغه اپوزیشن دی، او که گورنمنټ دی،دا ټول ترې سائډ ته پاتې شوې دی، او ډیره زیاته ناانصافی شوې ده، او دې وجې باندې خاص کر د جنرل ایډمنسټریشن باندې زمونږ په لاس کټ موشن دے او برقرار دے۔

Mr. Speaker: Thank you. Law Minister.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): تھینک یو۔ مسٹر سپیکر! سر، میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا، جتنے بھی آنریبل ممبرز نے اس ڈیمانڈ فار گرانٹ کے اوپر اپنی رائے کا اظہار کیا اور کٹ موشنز یہاں پر Introduce کیں سر! میں Individually ان سب کو جو آنریبل ممبرز ہیں، ان کو جواب دینا چاہوں گا۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب چونکہ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ یہ ایک بڑا Important department ہے اور Rules of Business 1985 میں آپ دیکھیں، تو اس کے نیچے ڈائریکٹوریٹ آف انٹی کرپشن اور اگر اس کے فنکشنز آپ دیکھیں، تو ایک سے لیکر 68 تک اس کے بہت زیادہ فنکشنز ہیں اور میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹس میں سے یہ ایک اہم ترین ڈیپارٹمنٹ ہے، تو صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے یہاں پر اعتراض کیا، میرا خیال تھا کہ ان کا کوئی Specific اعتراض ہوگا کہ کہاں پر پرفارمنس ٹھیک نہیں ہے لیکن انہوں نے 'جنرلی' کہا کہ ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس خراب ہے ایک تو میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر کوئی Specific اس طرح ہے تو وہ مجھے In writing دے دیں، تو انشاء اللہ اس کو بھی Address کریں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ میاں نثار گل صاحب نے ایشو اٹھایا کمشنرز اور ڈی سیز کی پرفارمنس کے بارے میں، تو میں ہاؤس کو آپ کی وساطت سے بتانا چاہوں گا کہ کمشنرز اور ڈی سیز کے ساتھ چیف منسٹر صاحب کی ریگولر میٹنگز ہوتی ہیں، کل بھی بجٹ سیشن تھا، کل بھی جتنے بھی ڈی سیز ہیں تو ان کے ساتھ چیف منسٹر صاحب کی میٹنگ ہوئی اور ان میٹنگز میں جب میں ہاؤس میں نہیں ہوتا ہوں تو میں بھی اس میں شامل ہوتا ہوں اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اس میں ان سے پوچھا جاتا ہے، ہر ایک شعبے کے بارے میں Anti encroachment سے لیکر ضلع کے ہر قسم کے جو پرابلمز ہوتے ہیں، ان کے Indicator دیکھے جاتے

ہیں اور تقریباً Quarterly یہ پرفارمنس ان کی چیک کی جاتی ہے، بہر حال اگر وہ کوئی نشاندہی کریں گے تو وہ آنریبل ممبر ہیں، ہم ضرور اس کے اوپر Step لیں گے۔ دوسرا انہوں نے ایک واقعے کے بارے میں بتایا ہے جو ہسپتال میں پیش آیا اور میری اور ان کی بات بھی اس کے بارے میں ہوئی تھی تو سر! یہ تو میں آج پھر واضح کرنا چاہ رہا ہوں یہ کلاس فور کا ایک مسئلہ جہاں پر آ جاتا ہے تو جب الیکٹیڈ ممبر کی بات نہیں سنی جاتی تو اس سے یہی مسئلے پھر پیدا ہوتے ہیں، تو حکومت کی یہ واضح پالیسی ہے، یہ فلور آف دی ہاؤس پر چیف منسٹر صاحب بھی کہہ چکے ہیں اور یہاں پر اگر ڈیپارٹمنٹ کے لوگ جتنے بھی بیٹھے ہیں تو وہ بھی یہ سن لیں اور اپنے لائن ڈیپارٹمنٹس تک اس میسیج کو آگے دے دیں کہ جہاں بھی ہمارا ایم پی اے ہے اس ہاؤس کا تو اس کے حلقے میں جتنے بھی کلاس فور ملازمین کی Seats vacant ہوتی ہیں تو کلاس فور کے لئے چونکہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے، آپ کوئی ٹیسٹ متعارف نہیں کرا سکتے ہیں، آپ ان کے لئے کوئی Criteria متعارف نہیں کرا سکتے ہیں تو ان کی Recommendations جو کہ اوپر یہ سارے کلاس فور ملازمین جو ہیں ان کی Recommendations پر ہوں گے، تو یہ Clear cut instructions ہیں اور انشاء اللہ اس پر عمل درآمد ہوگا، بابک صاحب نے بات کی کہ اس بجٹ میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوئے تو میرے خیال میں میں Appreciate کروں گا، بابک صاحب اور چند ممبرز، جس طرح نگہت بی بی، بہادر خان صاحب اور اس طرح اور بھی ممبرز سردار صاحب جو کل آخر تک یہاں پر ہاؤس میں موجود تھے اور بہت لیٹ یہاں سے ہم مغرب کے تقریباً آدھا چالیس منٹ بعد ہم اس ہاؤس سے گئے ہیں اور فنانس منسٹر کی جو Winding up speech تھی، جن ممبرز نے اسے سنا، میں بالکل ان کو Appreciate کرتا ہوں، تو اس میں فنانس منسٹر صاحب نے بڑے کھلے انداز میں سارا Explain بھی کیا، جہاں پر اعتراضات تھے، ان کے جوابات بھی دیئے، ابھی بھی یہ بجٹ پاس نہیں ہوا ہے، جہاں پر آپ محسوس کرتے ہیں کہ وہاں پر چینجز ہونی چاہیں تو اے ڈی پی بھی پروپوز ہے، اس میں بھی چینجز آ سکتے ہیں، جہاں پر بجٹ کے ڈاکومنٹس میں آپ کو کچھ نظر آ رہا ہے اس میں بھی چینجز آ سکتے ہیں وہ نوٹ بھی ہوئے ہیں، آپ فنانس منسٹر سے رابطہ کرکے ضرور انشاء اللہ آپ کے Input، ہم جب فائنل ڈرافٹ پاس کریں گے تو اس میں وہ شامل ہوگا۔ دوسرا جی جو انہوں نے اسسٹنٹ، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر اور ایڈوائزرز ٹو چیف منسٹر کے بارے میں ایک بات کی تو اس کے بارے میں کیبنٹ میٹنگ میں بالکل جب بھی ایسا کام ہوتا ہے، اس کے اوپر ایکشن لینا ہوتا ہے، تو کیبنٹ مینٹس میں یہ شامل ہے، چیف منسٹر صاحب جب عمرے میں تھے تو یہ

نوٹیفکیشن ہوا تھا اور پھر انہی کے کہنے پر دو دن بعد وہ واپس ہوا تھا اور انہوں نےExplanation call کی چیف منسٹر صاحب نے تو انشاءاللہ جب وہ Explanationآ جائے گی جی تو ہاؤس کے ساتھ بھی اس کو ہم شیئر کر لیں گے، نگہت بی بی نے ممبران کیRespect کی بات کی تو میں (مداخلت) تھول موشن دے راله خراب کړو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اگر ہم چاہیں تو ایک ایک کٹ موشن پر لمبی لمبی تقریریں کر سکتے ہیں سر، میں آپ کو مثال بھی دے دیتی ہوں کہ کے پی ہاؤس کا میں نے پہلے بھی یہاں پر ذکر کیا، بلکہ میں ایک قرارداد بھی لانے والی تھی کہ کے پی ہاؤس اسلام آباد کو یہاں پر سپیکر کے انڈر ہونا چاہیئے، وہاں پر ایک بازار گرم ہے، وہاں پر جو لوگ جاتے ہیں، ان لوگوں کو کرائے پر رہائشیں دی جاتی ہیں، وہاں پر جو گند پڑا ہوا ہے، وہاں پر پچھلے جو درانی صاحب نے اس کی Renovation کروائی ہے، اس کے بعد کچھ نہیں ہوا، آپ کا کیئر ٹیکر باقاعدہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر کرایہ لیتا ہے اور ہاؤس کے ممبران جب کال کرتے ہیں ان کو، وہ کہتے ہیں کہ جی کمرے نہیں ہیں۔ اب آ جائیں دوسری طرف آپ کا ایم پی ایز ہاسٹل اس کی حالت دیکھ لیں، اس کو بھی سپیکر کے انڈر لے کر آئیں تاکہ اس کی صحیح طریقے سے تزئین و آرائش ہو سکے اور وہ ایک ممبر کے قابل ہو سکے۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے پاس بہت سی باتیں ہیں، اسی طرح اگر ہم گاڑیوں کی بات کریں، میں نے آپ سے یہی بات کی ہے نا کہ اگر ہمBetween the lines بات کرتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ اتنی زیادہ لمبی بات نہ ہو تاکہ آپ یہ کہیں کہ دیکھیں جی، انہوں نے کٹ موشن پر بات کی ہے اور انہوں نے ووٹنگ پر لیکن اگر ہم بات کریں گے تو یہی جنرل ایڈمنسٹریشن میں باتیں آتی ہیں کہ آپ کا پیسہ ضائع ہو رہا ہے اور یہ میں چاہوں گی کہ اس کو ایک قرارداد کی صورت میں لایا جائے کہ کے پی ہاؤس اسلام آباد اور ساتھ ہی ایم پی ایز ہاسٹل وہ آپ کے انڈر چاہیئے، سی اینڈ ڈبلیو والے کچھ کرتے ہیں یا نہیں کرتے، مجھے پتہ نہیں حالانکہ میں ایم پی ایز ہاسٹل میں نہیں رہتی لیکن میرے اور Colleagues رہتے ہیں اور وہاں پر ان کو تکلیف ہے کیونکہ وہ پرانی عمارتیں ہیں ان کا کوئی سسٹم نہیں ہے، یہ جو لوگ اس میں رہتے ہیں، ان کو تکلیف ہے جناب سپیکر! اسی طرح گاڑیوں کے بارے میں لوگوں کو تکلیف ہے، اسی طرح لوگوں کے پاس چار چار گھر ہیں جناب سپیکر صاحب، چار چار کنال کے گھر

ہیں اور ایک بندہ تو ایسا ہے کہ جس کے پاس چار گھر ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ ہم سی ایم ہاؤس بھی نہیں لیں گے لیکن وہ چار گھروں میں رہ رہے ہیں، سی ایم کے پاس چار گھر ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب جواب دیں گے جو بھی بیوروکریٹ چار گھروں میں رہتے ہیں، یہ بالکل نا انصافی ہے۔

جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! نگہت بی بی نے جو ابھی ایشو اٹھایا ہے، ایک تو سر، میری ایک ریکویسٹ ہے، میری آپ سے اس پر صبح چیمبر میں بھی بات ہوئی ہے، اپوزیشن کے لوگ بھی بیٹھے ہیں تو میں ریکویسٹ یہ کر رہا ہوں کہ یہ جو جتنی بھی کٹ موشنز ہیں تو میں Appreciate کرتا ہوں اس کے اوپر کوئی لمبی سپیچز نہیں ہوئیں، اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کی جتنی بھی کٹ موشنز ہیں، وہ یہاں پر پیش ہو جائیں گی، جواب مل جائے گا اور دوسرا فائدہ اپوزیشن کے جو کونسرنز ہیں، وہ Resolve ہو جائیں گے، تو میری ریکویسٹ یہی ہے کہ اسی طرح اس کو شارٹ رکھیں تاکہ سارے ایشوز کو ہم Cover کر لیں جو انہوں نے ایم پی اے ہاسٹل کی اور کے پی ہاؤس اسلام آباد کی بات کی ہے تو ایڈمنسٹریشن کے لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کو ڈائریکشن دے رہا ہوں کہ انہوں نے جو ایشوز اٹھائے ہیں، اس کے بارے میں آپ ایک رپورٹ سپیکر صاحب کے آفس میں جمع کرا دیں اور اگر آج Possible ہے، آج نہیں ہے تو کل تک اس کو جمع کروا دیں تاکہ اس کو دیکھ لیں اور اس کے اوپر پھر اس ہاؤس کی ایک سٹینڈنگ کمیٹی آف ایڈمنسٹریشن بھی ہے، تو خالد خان میرے خیال میں اس کو ہیڈ کر رہے ہیں تو اس کی رپورٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میں یہ چاہوں گا کہ یہ پوائنٹ نگہت بی بی نے Raise کیا ہے، یہ سارے ایم پی ایز ڈیلی ہمارے پاس آتے ہیں، ان کو واقعی کے پی ہاؤس اسلام آباد میں بڑی تکلیف ہے، ایک تو صفائی بالکل نہ ہونے کے برابر ہے، وہاں پر سٹاف 'نان کوآپریٹیو' ہے، اس جگہ پر ایم پی ایز کی بڑی تضحیک ہوتی ہے کہ ایمرجنسی میں چلے جانے پر کمرے خالی ہونے کے باوجود ان کو نہیں ملتے، ان کو کہا جاتا ہے کہ پشاور سے بکنگ کریں، اب اگر کسی کی ایمرجنسی ہے، رات آٹھ نو بجے جاتا ہے تو اگر کمرے خالی ہیں تو وہاں سے بھی ان کی بکنگ اسلام آباد سے ہونی چاہیئے جو کہ نہیں ہو رہی، اس میں آپ خود انٹرسٹ لیں، ان کے ساتھ بیٹھیں ایڈمنسٹریشن کے ساتھ اور اس کا Solution نکالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! اس میں میں دو باتیں کہنا چاہوں گا، ایک تو یہ ہے کہ Precedence جو ہے وہ ممبرز کو ملے گا، یہ بات تو واضح ہے چونکہ یہ صرف ممبرز کے لئے نہیں آفیسرز کے لئے بھی ہے

لیکن چونکہ ممبرز کا استحقاق ہوتا ہے کہ ان کو Precedence ملے، تو ایک تو یہ ہے کہ وہ جو Order of ہے تو اس میں ممبرز کو Precedence ملتا ہے اور اس کو Ensure کریں، چونکہ ایڈمنسٹریشن کے لوگ بیٹھے ہیں یہ ان کو میں ڈائریکشن دے رہا ہوں، یہ میں ویسے بات نہیں کر رہا ہوں سر! دوسرا یہ جو صفائی کی یا اس طرح Maintenance والی باتیں ہیں تو کبھی کبھار میں بھی جب وہاں پر گیا ہوں تو میں نے بھی نوٹ کیا ہے کہ وہ ٹھیک نہیں ہوتی، تو اس کے بارے میں بھی میں Strict instructions دے رہا ہوں کہ اس کو ٹھیک کریں کیونکہ ان کا کام یہی ہے، وہاں پر اگر کیٹرز ٹھیکر ہے، وہاں پر جتنا سٹاف ہے تو ان کا کام یہی ہے۔ تیسرا سر! Important یہ ہے جو نگہت بی بی نے بات کی ہے کہ اس کا جو ایڈمنسٹریٹو کنٹرول ہے، وہ اگر ہاؤس یا آپ کے نیچے اس کو لایا جائے تو اس کے لئے میں یہی کہہ رہا ہوں کہ وہ رپورٹ دیں ان چیزوں کے بارے میں آپ کے آفس میں اور سٹینڈنگ کمیٹی آف ایڈمنسٹریشن اس کے اوپر میٹنگ کریں اور تجاویز دیں، اگر یہ عوام کے لئے یا صوبے کے لئے بہتر ہو کہ اس کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول اسمبلی کے نیچے آئے تو ہمیں پھر اعتراض نہیں ہوگا لیکن ایک Well thought out اس کے اوپر Decision ہونا چاہیئے۔ بہادر خان صاحب نے باتیں کیں کہ منسٹرز اور آفیسرز دفتروں میں نہیں ہوتے، میرے دفتر میں کبھی آئے نہیں ہیں، میرے خیال میں لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی فنڈ وغیرہ نہیں ہوتا تو وہ نہیں آتے میرے پاس۔۔۔۔

<u>جناب بہادر خان</u>: چې تا سو د دفترو کښې ئې نه نو۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: No cross talk.

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور</u>: آپ میرے پاس نہیں آئے ہیں، جب آئیں گے تو Most welcome۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہادر خان صاحب، آپ تشریف رکھیں۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور</u>: خبره خو جي واؤرئ کنه، خبره واؤرئ۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہادر خان صاحب تشریف رکھیں۔ .No cross talk please۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور</u>: تاسو کښېنئ خبره کوم کنه۔

<u>جناب بہادر خان</u>: ستا د دفتر د ے کوم ځائے کښې؟

<u>جناب سپیکر</u>: پلیز بہادر خان، پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور سر! ہم کوئی جھگڑا نہیں کر رہے ہیں، ہم صرف وہ بات کر رہے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں، حاجی صاحب اتنے غصے ہو جاتے ہیں سر! میرا دفتر جو ہے وہ مین سیکر ٹریٹ میں ہے، میرے دفتر کے اوپر والا دفتر شہرام خان کا دفتر ہے تو اکثر میں اور شہرام خان کبھی آٹھ بجے، کبھی نو بجے صبح سے لیکر ہم وہاں پر، میں ان کو گاڑی میں دیکھتا ہوں، فنانس منسٹر صاحب کی تو میں بات اس لئے نہیں کر رہا ہوں کیونکہ وہ تو میرے خیال میں چودہ پندرہ گھنٹے، کل جب ہم یہاں اسمبلی سے نکل رہے تھے تو مجھے فنانس منسٹر صاحب نے کہا کہ آپ میرے آفس میں آئیں، ہم نے کوئی چیز ڈسکس کرنی ہے، میں یہاں پر اتنا، چونکہ I was feeling very tired، میں جانا چاہ رہا تھا تو میں ان سے چھپ کر گھر جا رہا تھا تو ان کو راستے میں میں نے دیکھا کہ ان کی گاڑی وہ آفس کی طرف مڑی، تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ منسٹرز بیٹھے ہوتے ہیں، جو آفیسرز ہیں ان کی بھی ٹائمنگز ہوتی ہیں، نو سے پانچ بجے تک ہوتی ہیں، منسٹرز کی تو کوئی ٹائمنگز ہیں ہی نہیں، ہم صبح آٹھ بجے بھی آتے ہیں، رات کو آٹھ بجے جاتے ہیں، اس طرح وہ نہیں ہے لیکن جب بھی وہ آئیں گے آنریبل ممبر، ان کی عزت ہو گی اس آفس میں اور ان کو ان کا پورا وقار دیا جائے گا۔ ثوبیہ بی بی نے باتیں کی ہیں Members respect کے بارے، دوسرا یہ ہے کہ وہ کہہ رہی ہیں، بیوروکریسی اور Elected Members کے بارے میں تھوڑا انہوں Comparison دیا ہے، میں ان کو بتا دوں، میرے خیال میں میں نے پوچھا ہے، یہاں پر جو پہلے کیبنٹ میں رہے ہیں، شہرام خان بیٹھے ہیں، اس سے پہلے بابک صاحب بھی رہے ہیں، اس طرح ممبرز پہلے رہے ہیں، میرے خیال میں اس کیبنٹ میں جو ایشوز ہم Thrash out کرتے ہیں اور جو ایک ایک چیز کو ہم دیکھتے ہیں اور ہم چیلنج کرتے ہیں جو ہمارے بیوروکریٹس ہمارے سامنے رکھتے ہیں اور اس ایک ایک چیز کو ہم دیکھ کر اور زیادہ تر چیزیں Reject بھی ہو جاتی ہے، پھر دوبارہ پیش کرنے کو کہا جاتا ہے، تو میرے خیال میں ایسا نہیں ہے Elected Members ٹھیک ٹھاک کام کر رہے ہیں بیوروکریٹس کو بھی پتہ ہے، Elected Members کی جو Mental capacity ہے، میرے خیال میں ان کی تعریف بھی کرتے ہیں کیونکہ ہم لوگ حلقوں میں بھی اپنا کام کرتے ہیں، آفسز میں بھی کرتے ہیں اور پھر جو مائنڈ ورک ہوتا ہے، وہ بھی کرتے ہیں، تو میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، جہاں پر خصوصی کوئی ایک کمپلینٹ ہو گی، مجھے آپ مطلع کریں، انشاءاللہ اس کو میں Address کروں گا اور Budget making آپ کہہ رہے ہیں کہ اسلام آباد میں ہوتا ہے تو مجھے تو پتہ نہیں ہے تیمور صاحب جو ہے وہ تو یہیں پر ہیں ہم بھی یہاں پر ہیں، شہرام خان، پی اینڈ

ڈی ڈیپارٹمنٹ بھی یہاں پر ہے، سارا سب کچھ، سارے ڈیپارٹمنٹس یہاں پر ہیں تو اسلام آباد میں تو مجھے پتہ نہیں ہے، اگر تیمور صاحب کبھی اسلام آباد گئے ہوں اور انہوں نے وہاں پر کوئی اچھی بات سوچی ہے، گھر میں بیٹھ کر یا کسی کافی شاپ میں بیٹھ کر اور پھر اس کو ادھر آکر بجٹ میں شامل کی ہو تو کوئی پابندی تو نہیں ہے۔ نتھیا گلی میں بھی اچھا آئیڈیا آپ کے پاس آجائے، یہاں پر بجٹ میں آپ شامل کر لیں اور پھر پاکستان میں ہی انہوں نے سوچا ہے، کوئی لندن میں یا کسی اور جگہ میں نہیں سوچا ہے، تو It was on a lighter note، میں ابھی ریکویسٹ کر رہا ہوں، چونکہ یہ پہلا وہ ہے جس میں کٹ موشنز آئی ہیں، اس میں ممبرز بھی کم تھے تو میں سارے ممبرز کو ریکویسٹ کر رہا ہوں، ایک اچھی روایت رکھیں اور یہ پہلا جو ڈیمانڈ فار گرانٹ ہے، اس میں آپ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں، اگلے اور کٹ موشنز آئیں گی اس میں بحث بھی ہو گی، ووٹنگ بھی ہو گی، میری ریکویسٹ میرے Honorable colleagues سے یہی ہے کہ وہ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان صاحب! منور خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر! جیسا کہ سب کی ڈیمانڈ آرہی ہے۔

<u>جناب بہادر خان:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک وقت پر ایک بات کریں نا (شور)

<u>جناب سپیکر:</u> مائیک ان کا کھولیں۔

<u>جناب منور خان:</u> جناب سپیکر! بار بار یہ ڈیمانڈ آرہی ہے کہ ایم پی ایز ہاسٹل کا کنٹرول اور وہاں کے جتنے بھی ایمپلائز ہیں، وہ آپ کے کنٹرول میں آجائیں، جناب سپیکر! پچھلے پرویز خٹک کے دور میں یہاں پر سارے ایم پی ایز، کلاس فور نوکر کو فنانس ڈیپارٹمنٹ والے ایڈیشنل مراعات دیتے تھے لیکن وہاں پر اور کلاس فور ہیں جو سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ ہیں، ان کو نہیں ملتے، پرویز خٹک صاحب نے میری ریکویسٹ مانی اور ان کو بھی وہی مراعات ملی ہیں تو میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ اس پر رولنگ دیں اور اس کا آرڈر کر لیں تاکہ یہ سارے جتنے بھی ایم پی ایز کے ملازمین ہیں، وہ بھی ان مراعات میں شامل ہو جائیں، تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اپنی کٹ موشن واپس لیتے ہیں؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: وزیر قانون صاحب خبرہ او کڑہ جی، لکہ جنرل خبرہ دہ او کڑلہ۔

جناب سپیکر: نہیں،Simple Simple،کٹ موشن۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: Simpleبات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کٹ موشن واپس لیتے ہیں؟ بات آپ کر چکے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر !ایک ریکویسٹ ہے انہوں نے فرمایا ہے، جنرل بات کی ہے اگر ہم Specific محکموں کی بات کرتے ہیں،ڈیپارٹمنٹس کی بات کرتے ہیں تو میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ ہے،اس پورے سال میں انٹی کرپشن کو کتنی درخواستیں انکوائری کیلئے موصول ہوئی ہیں اور کتنی پر ابھی تک فیصلہ آیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کوسچن دے دیں، ہم ڈیٹیل دے دیں گے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں ڈیٹیل اس لئے مانگتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: یہ کوسچن بنتا ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ہم جنرل بات اس لئے کرتے ہیں کہ ہم کسی محکمے یا آفیسر کا نام نہیں لیتے لیکن صرف یہ جواب ہمیں دے دیں، میں اپنی کٹ موشن واپس لے لوں گا، کتنے پیسے لئے ابھی تک پورے سال میں ان کے ہوتے ہوئے، مجھے وہ بتائیں بس؟

جناب سپیکر: وہ آپ ایک کوسچن دے دیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: بس یہ بتادیں، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کو کیا پتہ ہے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: لیکن مجھے بتائیں، کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور کتنے فیصلے آئے ہیں اس میں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): سر! یہ صاحبزادہ صاحب میرے بہت اچھے بھائی ہیں اور یہ میرے ساتھ عمرے میں بھی اکٹھے، ادھر بھی ہوئے تھے، یہ سر، اس کی ایک عادت ہے، یہ میرا بہت آنریبل بھائی ہے، ابھی اس نے جنرل پہلے پوچھا ہے، جب میں نے پوچھا کہ Specificپوچھیں، تو ابھی اتنا آسان سوال اس نے پوچھ لیا ہے، مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے پاس کیا فگرز ہیں کہ اس کی پرفارمنس غلط ہے؟ تو پھر میں آپ کو جواب دے دوں گا۔ یہ تو ہر کوئی پوچھ سکتا ہے کہ کتنے پیسے، بہت پیسے، چلیں میں

آپ کو کہ بہت پیسے انہوں نے اکٹھے کئے ہیں اور انہوں نے سرکاری خزانے کو بہت فائدہ پہنچایا ہے،Come up with some specific figures، مجھے بتائیں کہ پرفارمنس غلط ہے، پھر میں آپ کو بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں،آپ اس پر سوال دے دیں۔

وزیر قانون: سر! یا ووٹ پر رکھ لیں اور یا ان کو Withdraw کرنے کیلئے میں ریکویسٹ کر رہا ہوں جی۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ سے Withdraw کرنے کیلئے ریکویسٹ کی ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جواب میں دوں گا یا منسٹر اس کا ذمہ دار ہے مجھے یہ بتائیں کہ منسٹر ذمہ دار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: تو اس میں سوال بنتا ہے نا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: یا رکن اسمبلی ذمہ دار ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب! یہ ایک سوال بنتا ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میں نے سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس جائے گا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میں نے یہ سوال کیا ہے کہ ابھی تک انٹی کرپشن کو کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے یا ان کو یا آپ کو کیا پتہ ہے جب تک کوئسچن نہیں آئے گا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میں اس لئے کہتا ہوں، مجھے پتہ ہے، میں نے خود تین چار درخواستیں دی ہیں اور سی ایم صاحب نے مارک کئے ہیں، پرویز خٹک صاحب نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بات سنیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: پرویز خٹک صاحب نے تین درخواستیں انٹی کرپشن کو مارک کی ہیں، ابھی تک ان کا کوئی فیصلہ نہیں آیا، مجھے پتہ ہے۔

جناب سپیکر: اس بات کو یاد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، آپ ایک کوئسچن دیں، ہم بھی جاننا چاہیں گے کہ اینٹی کرپشن نے کتنا کام کیا ہے، اس کوئسچن کا جواب آجائے گا کہ کتنے کیسز آپ نے ڈیل کئے ہیں اور کیا ریکوری کی ہے، ابھی آپ کٹ موشن واپس لیتے ہیں؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: نہیں سر، 'سوری'۔

جناب سپیکر: نہیں لیتے۔ میاں نثار گل صاحب، آپ اپنی کٹ موشن واپس لیں، منسٹر صاحب نے ریکویسٹ کی ہے، لیتے ہیں واپس؟

میاں نثار گل: لینے اور نہ لینے کی وجہ تو، تھوڑا اگر آپ ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گی ناوجہ۔

میاں نثار گل: وہ نہیں لے رہے ہیں یا لے رہے ہیں، پلیز ایک منٹ، جناب سپیکر! یہ لاء منسٹر حقیقت میں بڑے عزت دار اور جب بھی ہم اس کے دفتر گئے ہیں، انہوں نے ہمیں عزت دی ہے، اللہ اس کو خوش رکھے کیونکہ یہی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی دوستی ہوتی ہے، یہ ہم کبھی نہیں کہیں گے کہ لاء منسٹر اچھے آدمی نہیں ہیں لیکن کٹ موشن ہم اس لئے واپس نہیں لے رہے ہیں کہ پچھلے سال بھی ہمارے ساتھ اسی طرح وعدے ہوئے تھے، وہ وعدے ایفا نہ ہو سکے، ایک سال گزر گیا، آپ ویسے بھی بجٹ پاس کر سکتے ہیں، آپ کی میجارٹی ہے، اگر ایک سال ہم اور زندہ رہے تو پھر انشاء اللہ وتعالیٰ پھر آئندہ سال پھر کٹ موشن اگر ہم جمع کرتے رہے تو پھر واپس کریں گے لیکن یہ کٹ موشن اس لئے واپس نہیں کرتے کہ پچھلے سال ہم نے اکٹھے واپس کی تھیں، ایک سال گزر گیا وعدے ایفا نہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر! کوشش کریں گے کہ مختصر بات کر لیں، وزیر قانون صاحب نے محکمے کی بڑی وکالت کی اور ظاہر ہے ہونی بھی چاہیئے کہ یہ منسٹر کی ذمہ داری رہتی ہے لیکن میرے خیال میں منسٹر صاحب اگر یہ بھی بتاتے کہ نئے پاکستان کیلئے اسلام آباد میں جو دھرنا 126 دن جاری تھا جس بے دردی کے ساتھ پختونخوا ہاؤس دو مہینے مسلسل ایک ایک کمرے میں آٹھ آٹھ لوگ رہائش پذیر تھے، اگر وہ یہ بھی بتاتے تو میرے خیال میں بڑا اچھا ہوتا اور ساتھ ساتھ میرے خیال میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو بھی ماننا چاہیئے، جب اسی ہاؤس سے یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ ایم پی ایز ہاسٹل ہے، پختونخوا ہاؤس ہے، اس کی بھی اگر ایم پی ایز کی کمیٹی بنائی جائے تو میرے خیال میں اخلاقی طور پر، اصولی طور پر ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو ماننا چاہیئے کہ جو دھرنا اسلام آباد میں جاری تھا دو مہینے، دو مہینے بے دردی سے جو حشر ہوا تھا جناب سپیکر! میں گیا، میں اس دوران گیا، مجھے بڑی مشکل سے کمرہ ملا، میرا کوئی مہمان آیا تھا اور میں اس کو وزٹ کرنے گیا جناب سپیکر! جس بے دردی کے ساتھ فرنیچر کے ساتھ، اندر کمروں کی جو حالت تھی، میرے خیال میں وہ بتانے کی تھی، تو یہ بھی بڑا اچھا ہوتا کہ ہمارے منسٹر صاحب جو قانون اور یہاں پر اسلامی

قانون ہے، یہاں پر خدا نخواستہ کوئی دوسرا قانون نہیں ہے اور ماشاء اللہ 25 جولائی 2018 کے بعد یہ ریاست ریاست مدینہ بنی تو میرے خیال میں پھر سچ بولنا چاہیئے اور پلیز، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ہمارے سارے دوست ہیں، ہم ایک صوبے کے رہنے والے ہیں لیکن اگر ہم جناب سپیکر! یہ بجٹ، جس طرح میں نے پہلے کہا، مان لیتے ہیں تو پھر عدالت میں ہم کیا جواب دیں گے، کیا جواز دیں گے، تو آپ مائنڈ نہ کریں، ہماری مجبوری ہے، ہم نے ضرور عدالت میں جانا ہے، کل میں نے یہاں پر بتایا تھا کہ میرے حلقے کے لوگ، اپوزیشن کے حلقے کے لوگ پوچھیں گے کہ اگر حکومت نے آپ لوگوں کے ساتھ ظلم کیا، ناانصافی کی تو مجھ سے بھی پوچھیں گے اور باقی لوگوں سے بھی پوچھیں گے کہ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ تو بس یہی وہ ہے کہ ہم ضرور ووٹنگ کریں گے، اس پر مزید اگر کسی نے بات کرنی ہے تو او کے Otherwise آپ ووٹنگ کیلئے Put کر لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! میں نے تو پہلے ہی اپنی بات کر دی تھی، آپ کو پتہ ہے کہ گزشتہ سولہ سال میں جتنے بھی بجٹ پاس ہوئے ہیں تو اس میں یہی ہوتا تھا کہ گورنمنٹ کا رویہ جب اچھا ہوتا تھا تو آپ بھی 2002 سے 2008 تک آپ میرے ساتھ تھے اور درانی صاحب اور جو ہمارے سپیکر صاحب ہوتے تھے یا جو گورنمنٹ کے منسٹر ہوتے تھے، ظفر اعظم صاحب تھے، عنایت صاحب تھے، تو میں سمجھتی ہوں کہ موجودہ گورنمنٹ نے جو رویہ رکھا ہوا ہے، وہ ایسا ہے جیسے کوئی ہٹلر آیا ہوا ہے، اس پر سر، ہم نے عدالت جانا ہے اور ہمیں عدالت کیلئے یہ چیز ضروری ہے کہ ہم سے پوچھا جائے گا کہ آپ ان کے ساتھ Agree کیوں ہوئے تھے؟ تو ہم نے ہر ایشو پر جو بھی یہاں پر کٹ موشنز ہیں، نگہت اورکزئی اس پر ووٹنگ کرے گی اور ووٹنگ چاہے میرا اکیلا ووٹ کیوں نہ ہو گا اور چاہے وہاں سے آپ کی اکثریت ہے، جتنا پاس کر سکتے ہیں کر لیں لیکن جناب سپیکر! ہم نے ووٹنگ ہر ایک ڈیمانڈ پر کروانی ہے تو اس کو ووٹ کیلئے Put کر لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہٹلر کسے کہا ہے آپ نے، یہاں تو کوئی ہٹلر نہیں ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> ہٹلر تو کوئی نہیں ہے ہمارے ساتھ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں سر! آپ کو نہیں پتہ نا، آپ کے علاوہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ووٹنگ یا Withdrawal؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! میں ایک بات بتاؤں کہ سی ایم صاحب کو آج ادھر ہونا چاہیئے، پرویز خٹک صاحب ہوتے تھے تو اگر سپیچز میں نہ بھی آتے تو کٹ موشن ز میں کم سے کم وہ ادھر ہوتے تھے۔

جناب سپیکر: آجائیں گے وہ بھی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تو ان کو چاہیئے تھا کہ یہ سارے مسئلے اور زیادہ تر منسٹریز انہی کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر: یہ انہی کے سارے منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں نا، آجائیں گے وہ بھی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: باقیوں کا بھی نہیں تو ادھر ان کو بیٹھنا چاہیئے تھا، تاکہ یہ ہمیں بتا سکیں۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر اور پرائم منسٹر کی بڑی مصروفیات ہوتی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور ہمیں Surety کرائیں، یہ منسٹری بھی تو انہی کے پاس ہے نا۔

Mr.Speaker: Okay. Now, I put these cut motion to vote. Those who are in favour of it may say 'yes'، 'یس' تو یہ کہیں گے ناں، آپ نے 'نو' کہنا ہے، آپ نے کرنا ہے 'یس' وہ بول ہیں 'نہیں'، میں نے آپ سے پوچھا ہے۔ Those who are in favour of it may say "Yes"

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say "No".

Voices: No.

Mr. Speaker: The cut motions are defeated and Demand No. 2 is granted,. by majority. (Applause). I put the Demand No. 2 before the House. نہیں یہ پراس ی س رہتا ہے ابھی۔

جناب خوشدل خان: رول 148 سب رول (2) پڑھ لیں۔ Before a question is put in respect of a Demand for grant, all cut motions in respect of that Demand shall be discussed and voted upon. تو ووٹ کی Mandatory provision ہے کیونکہ Irregularity ہے Illegality ہے

جناب سپیکر: آپ والی بات "یس" میں وہ ہو گئی، Now the question before the House is that the Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour

of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The. 'Ayes' have it. The Demand No.2 granted. Mr. Shahram Khan Taraqai Sahib.

جناب شہرام خان(وزیر بلدیات): شکریہ، سپیکر صاحب! بات تو ہو رہی ہے، میری صرف تجویز ہے اور میں نے سنا بھی ہے، یہ بات صحیح ہے کہ ہمارا اسلام آباد میں جو پختونخوا ہاؤس ہے یا ایبٹ آباد میں ہے جس کی میں نے خود اس کی کنڈیشن بھی دیکھی ہے، اس کی صفائی، اس کی Maintenance انتہائی Important ہے تو سلطان خان صاحب جو کہ اس کو Present کر رہا ہے اور ان کا ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھا ہوا ہے، میرے ویسے ذہن میں آیا، میں نے تیمور خان سے بات بھی کی، ایک تو سب سے بڑا مسئلہ اور میرے خیال سے یہ ہاؤس Agree بھی کرے گا اور میرے خیال سے شاید سپورٹ بھی کرلے کہ کلاس فور کا جو مسئلہ ہے، یہ بڑا عجیب سا مسئلہ ہے، پہلے ہم لوگوں کو Jobs دیتے ہیں، پھر جب Jobs دیتے ہیں تو پھر ان کی منت کرتے ہیں کہ آپ آکے آپ اپنا کام کریں، اب صفائی کا کام ہسپتالوں میں دیکھ لیں، سکولوں میں دیکھ لیں، پختونخوا ہاؤس میں دیکھ لیں، یا کہیں اور پر دیکھ لیں، ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، ہمیں لوگوں کو Jobs دینی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن Job دینے کے طریقہ کار کو اگر Different کیا جائے، ایک تجویز ہے، اس پر Obviously حکومت دیکھ کر کام بھی کرے گی اور تجویز یہ ہو سکتی ہے کہ ان پوزیشنز کو بندہ Out source کرے اور جب آپ Out source کرتے ہیں تو Accountability ہوتی ہے، جو کام نہیں کرتا اس کو ہٹا کے اس کمپنی کو آپ کہتے ہیں کہ دوسرے بندے کو لے آئیں تو لوگوں کو Jobs بھی ملیں گی، صفائی بھی Maintain ہوگی، Maintenance بھی ہوگا اور چیزوں کو بھی بہتر کیا جاسکے گا اور Accountability بھی ہوگی اور یہ جو چیخ و پکار جو دونوں طرف سے آتی ہے اور ہمیں پبلک کی طرف سے آتی ہے، آپ ہسپتال چلے جائیں، سکول چلے جائیں، کسی سرکاری دفتر چلے جائیں، کسی جگہ پر بھی چلے جائیں تو وہاں پر ایک عجیب سی حالت ہوتی ہے، یا تو سٹاف کم ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے یا ڈیوٹی پر ہوتا ہے، تو میرے خیال سے اس پر حکومت کو دیکھنا چاہیئے اور میرے خیال سے یہ ہاؤس پورا اس سے Agree بھی کرے گا۔ دوسری بات یہ جو پختونخوا ہاؤس اس کی مینجمنٹ کو بھی اگر دیکھا جائے کیونکہ اس کو ان کے لئے Maintain کرنا بڑا مشکل ہے، اس کی Maintenance کو اگر کسی طریقے سے Out source کیا جائے تو میرے خیال سے اس میں کافی بہتری آسکتی ہے۔ تو یہ

ایک دو تجویزیں تھیں، ویسے ہی میں نے کہا کہ ذرا ہاؤس سے تھوڑا ساڈسکس ہو سکے تو میں نے ایک دو تجویزیں دے دیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، آپ نوٹ کرلیں جب آپ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ بیٹھیں گے اس ایشوز کے اوپر تو یہ بھی Consideration میں لائیں، جو بھی چیز ہوتی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کو Decide کرلیں، بس یہ Matter refer کر دیتے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی ایڈمنسٹریشن کو اور وہ اس کے اوپر غور کرے، کٹ موشن نمبر،

Demand No.3: The honorable Minister for Finance to please move his Demand No.3, honorable Minister for Finance, please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو -/2250483000 (دو ارب پچیس کروڑ چار لاکھ تراسی ہزار روپے) سے متجاوز نہ ہو ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question befre the House is that a sumb not exceeding rupees two billions 25 crore, 4 Lac,83 thousand only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that with come in course of payment for the year ending 30th June 2020,in respect of Finance and Local Fund Audit.

Cut Motions on demand No.3; Mr. Khushdil Khan. to please move his cut motion on Demand No.3.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you, Mr. Speaker, one thousand only. for the poor performance of the Department.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Ms. Shagufta Malik Sahiba to please move her cut motion on Demand No.3.

محترمہ شگفتہ ملک: میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Mr. Jamshaid Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.3, Jamshaid Khan, lapsed. Mr. Akram Khan Durrani Sahib lapsed, Malik Badshah Saleh Sahib to please.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میں دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Mehmood Ahmad Khan, to please move his cut motion on Demand No.3.

جناب محمود احمد خان: ایک سو روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Rehana Ismail Sahiba, to please move her cut motion.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، میں ایک ہزار روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the house is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sahibzada Sanaullah Sahib, to please move his cut motion.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں بیس ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Ms. Samar Haroon Bilour Sahiba, to please move her cut motion on Demand No.3.

محترمہ ثمر ہارون بلور: میں دو سو روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only, Mr. Salahudin Sahib to please move his cut motion.

Mr. Salahudin: Thank you, Mr. Speaker Sir, one thousand rupees cut motion, because of poor performance by the Finance.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mian Nisar Gul Sahib, to please move his cut motion.

میاں نثار گل: جناب سپیکر، دو سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Sardar Hussain Babak Sahib, to please move his cut motion.

جناب سردار حسین: شکریہ! سپیکر صاحب، میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Ms. Shahida, to please move her cut motion on Demand No.3

محترمہ شاہدہ : جناب سپیکر صاحب, میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Ahmad Kundi Sahib, to please move his cut motion.

جناب احمد کنڈی: میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Humaira Khatoon, to please move her cut motion.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Shakeel Bashir Khan, to please move his cut motion on Demand No.3. Mr. Shakeel.

جناب شکیل بشیر خان: سر! میں آپ کے آمرانہ رویے کے خلاف اس بجٹ سیشن سے بائیکاٹ کرتا ہوں، کل آپ نے مجھے بالکل موقع نہیں دیا، بس سر، میں بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی شکیل بشیر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Speaker: Ms. Nighat Orakzai, to please move her cut motion on Demand No.3.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں پانچ لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Mr. Bahadar Khan, to please move his cut motion on Demand No.3.

جناب بہادر خان: میں کٹ موشن تین ہزار روپے کی پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Mr. Faisal Zaib, to please move his cut motion on Demand No.3.

جناب فیصل زیب: سر! تین سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only.

لودھی صاحب! یہ ہمارے ایک بھائی ناراض ہو کے گئے ہیں، ذرا آپ ان کے پاس چلے جائیں، ان کو لے آئیں۔

Mr. Inayatullah Khan, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب عنایت اللہ: ایک ارب 14 کروڑ 38 لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈپٹی سپیکر صاحب، آپ بھی چلے جائیں۔

The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one billion 14 crore and 38 lac only. بہت زیادہ نہیں ہو گیا عنایت اللہ صاحب، آپ نے بہت زیادہ نہیں Reduce کر دیا۔

Sardar Aurangzeb, to please move his cut motion on Demand No.3.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Zafar Azam Sahib, lapsed, Ms. Sobia Shahid Sahiba, to please move her cut motion on Demand No.3

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Kushdil Khan Sahib, please.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: مسٹر سپیکر! یہ جس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں Demand for grant ہے Finance Department, which is very important department among the other respective departments اور پھر اس کا جو وزیر خزانہ صاحب ہیں، وہ ہمارا دوست بھی ہے، بھائی بھی ہے، ان کی ذمہ داریاں بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں اور ان کے جو Main functions ہیں وہ Receipts ہیں اور ریلیز ہیں Expenditure کے واسطے، لیکن جہاں تک میں بجٹ کا مطالعہ کر چکا ہوں تو ان کی پرفارمنس اتنی اچھی نہیں ہے اور اس بجٹ کو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے محدود کر دیا صرف پانچ اضلاع تک، اس میں سوات ہے، اس میں ہری پور ہے، اس میں صوابی ہے اور اس میں ابھی لکی مروت کو بھی شامل کیا گیا کیونکہ وہاں کا ہمارا جو وزیر صحت ہے سر، اگر ان کی ریکوری دیکھ لیں، ان کی ریکوری nil ہے، اگر ریکوری nil نہ ہوتی تو بجٹ میں یہ Mention نہ کرتے کہ مطلب ہے کہ ہم نے رواں مالی سال میں کتنی ریکوری کی ہے؟ کتنی پر مطلب انہوں نے، حالانکہ اب انہوں نے ان کے

لئے KPRA (خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی) کو بھی Establish کر دیا اور ان کی یہ ذمہ داری ہے لیکن اس سارے بجٹ میں یہ ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ رواں مالی سال کے کرنٹ فنانشل ایئر میں انہوں نے کتنی ریکوری کی ہے اور کتنی ریکوری ہماری باقی ہے تاکہ ہمیں پتہ چل جائے کہ ہمارے بجٹ کی کیا پوزیشن ہے؟ سر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کے Internal ہیں، وہاں پر سر! ان لوگوں کو ورک کے لئے ریلیز دی جاتی ہے جو Approachable ہوتے ہیں اور جو وہاں جا کر ان کے ساتھ کمیشن پر بات کر لیں، ایسے کسی کو پیسے نہیں ملتے ہیں جب تک کہ وہ کسی ذریعے سے وہاں پر جو متعلقہ آفیسر ہوتا ہے یا جو بھی بندہ ہوتا ہے، ان کے ساتھ جب ان کی بات طے ہو جائے کہ آپ مجھے اتنے پیسے ریلیز کریں گے تو آپ کو میں اتنا کمیشن دوں گا، تو ایسے حالات میں اتنی بڑی Huge amount اس محکمہ خزانے کے لئے رکھنا، میں کہتا ہوں کہ یہ اس غریب صوبے کے ساتھ ظلم ہے، زیادتی ہے تو لہذا میں اس کو ووٹ کے لئے تجویز دوں گا اور میں اس کو واپس نہیں لوں گا۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: شگفتہ ملک، صاحبہ پلیز۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: مسٹر سپیکر! میں سب سے پہلے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات کروں گی، ایک تو جو یہ اربوں روپے دیتے ہیں ڈیپارٹمنٹس کو اور ایسے پراجیکٹس کو جیسے 'بلین سونامی ٹریز' ہے تو اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ کوئی نشاندہی جب آپ کو ہوتی ہے کہ اتنے بڑے سکینڈلز سامنے آتے ہیں اور آپ اتنی بڑی اماؤنٹ ان کو دیتے ہیں تو اس حوالے سے آپ کی Responsibility نہیں بنتی کہ اتنی زیادہ کیسز آ رہے ہیں، بار بار اس چیز پہ سوال بھی اٹھ رہے ہیں تو آپ جب پیسے دیتے ہیں تو پھر تو یہ آپ کی Responsibility بنتی ہے کہ آپ اس کو دیکھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو پنشن ہے، ہزاروں کی تعداد میں جو لوگ ہیں اور وہ پینڈنگ ہے، تو اس حوالے سے بھی ایک سوال اٹھتا ہے کہ جو پینڈنگ کیسز، کیونکہ تمام جو ڈیپارٹمنٹس ہوتے ہیں جہاں پہ بھی کسی بھی پراجیکٹ کے حوالے سے بات ہوتی ہے تو ایک بات کرتے ہیں کہ جی فنانس ڈیپارٹمنٹ، ظاہری بات ہے کہ وہ خزانہ ہے تو پیسوں کے ایشوز بہت زیادہ آتے ہیں اور یہ میرے خیال میں ہر ڈیپارٹمنٹ میں جو پراجیکٹ میں کام کرنے والے لوگ ہوتے ہیں وہ بیچارے جن کی Fifteen اور Sixteen thousand salaries ہوتی ہیں تو ان کی جو تنخواہیں ہوتی ہیں وہ اکثر پینڈنگ رہتی ہیں اور سات سات، آٹھ آٹھ مہینے بعد ان کو سیلری دی جاتی ہے ایک اور جو بات تھی سر، وہ KPRA کے حوالے سے کہ یہ Already پہلے جو ایکسائز کے پاس تھا تو ایکسائز

ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ جب Collection کرتا تھا تو وہ میرے خیال میں وہ ٹھیک چل رہا تھا لیکن ابھی فنانس کے پاس ہے تو وہ اس طریقے سے اپنا ٹارگٹ Achieve نہیں کر رہا تو اس کا بھی تھوڑا سا بتائے کہ جب یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس آیا ہے تو کیوں یہ اپنا ٹارگٹ Achieve نہیں کر رہا تو اس حوالے سے کچھ ایشوز ایسے ہیں جو کہ Related ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ سے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، ملک بادشاہ صالح صاحب۔

<u>ملک بادشاہ صالح:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر! بجٹ بنانا محکمہ فنانس کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے، وہ سب کچھ Analize کر کے پھر بجٹ بناتا ہے، تو میرے خیال میں فنانس منسٹر صاحب نے اس میں یہ پسماندہ علاقے جو ہیں یا جو غربت جہاں پہ ہے، ان کو نظر انداز کیا گیا ہے، اگر میں ایجوکیشن کی طرف اس پہ بات کروں تو ایجوکیشن کو سو فیصد اس میں نظر انداز کیا گیا ہے، خاص کر ہمارے علاقے میں جو سکولز 2010 کے سیلاب میں بہہ گئے تھے جو ابھی تک نہیں بنائے گئے، سارے تحصیل کلکوٹ میں ایک بھی گرلز ہائی سکول نہیں ہے، اس طرف بھی کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے، تو میں یہی درخواست کروں گا کہ جو پسماندہ اضلاع ہیں اور جو پسماندہ علاقے ہیں جو غریب علاقے ہیں، ان میں جو نظر انداز کئے گئے ہیں تو وہ اس کو Review کر کے بجٹ میں ان کو شامل کریں، مہربانی ہوگی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, Mr. Mehmood Ahmad Khan, Sahib.

<u>جناب محمود احمد خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر! جس طرح فنانس منسٹر سے کل بھی فنڈز ریلیز کے حوالے سے بات کی اگر یہ فنانس منسٹر ہمیں یہ واضح کر دیں، جو ہمارے پراجیکٹس تھے اس میں کچھ فنڈز بالکل ریلیز بھی نہیں ہو چکے اور کچھ ایم پی ایز ایسے ہیں جن کو فنڈز ریلیز ہو چکے ہیں، ذرا طریقہ کار بتا دیں کہ کم از کم جو ہمارے اپوزیشن کے ممبرز ہیں کہ ان کو فنڈ کب ریلیز ہوگا، آیا فنانس کے طریقہ کار میں ہے کہ اپوزیشن کو فنڈز ریلیز ہوں گے کہ نہیں؟

<u>Mr. Speaker:</u> Ms. Rehana Ismail, Sahiba.

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ سب سے اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اور سب کی نظریں ہمیشہ فنانس ڈیپارٹمنٹ پر ہی لگی رہتی ہیں، تو میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جس طرح بجٹ بنایا گیا ہے تو اس میں ضروریات کا خیال نہیں رکھا گیا، جب بھی بجٹ بنایا جائے تو اس ڈیپارٹمنٹ کی کوآرڈینیشن تمام محکموں کے ساتھ ہونی چاہیئے کہ وہ ضروریات کے مطابق ہو، وہ فنڈز ضائع نہ ہوں کیونکہ اس میں جو فنڈ آڈٹ کے لئے انہوں نے جو ڈیمانڈ کیا ہے تو یہ آڈٹ کے جو پہلو ہے، میرے خیال میں یہ صحیح نہیں ہے

کیونکہ کافی پراجیکٹس ایسے ہوتے ہیں جن میں وہ آڈٹ کو نظر انداز کرتے ہیں اس لئے میں نے کٹوتی کی تحریک پیش کی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>Mr. Speaker:</u> Sahibzada Sanaullah,lapsed. Ms Samar Bilour, Sahiba.

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> جی، یہ جو اربوں روپے کی بجٹ ہے، اس میں ہمارے حلقوں کے لئے نا کوئی Liftover Project میں کچھ رکھا گیا ہے اور نہ ہی ہماری کوئی نئی سکیمز Accept ہوتی ہیں، ہم صرف ان دفتروں میں چکر کاٹنے کے لئے اور فائل ایک دفتر سے دوسرے دفتر موو کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں تو چونکہ میں اس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی سے Satisfied نہیں ہوں اس لئے میں نے یہ اپنی وہ کی ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Mr. Salahuddin to please, not present. Mian Nisar Gul Sahib.

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ جناب سپیکر، معذرت کے ساتھ اگر بات بولوں تو وزیر خزانہ صاحب کو عرض کروں گا کہ مکانہ دکھائیں کیونکہ ہم بڑے لوگ ہیں ایسا نہ ہو کہ 'ہارٹ اٹیک' ہو جائے۔ میں بات کروں گا کیونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کافی ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن ڈرتا بھی ہوں آپ کے مکوں سے، جناب سپیکر! یہ کٹ موشن جو میں نے جمع کی ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے Contempt of court کیا ہوا ہے، وہ اس لئے کہ پچھلے سال ہائی کورٹ نے ایک فیصلہ کیا تھا، 7ارب 84کروڑ روپے جو کوہاٹ ڈویژن کے بنتے تھے، ان کو Freeze رکھا تھا، آج تک وہ پیسے Freeze پڑے ہوئے ہیں، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ایک فیصلہ کیا کہ جو بھی سمری آئے، انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے جو جنوبی اضلاع خصوصاً کوہاٹ ڈویژن میں جو گیس کے انفراسٹرکچر کا کام ہوتا ہے اس میں پچیس پرسنٹ صوبائی گورنمنٹ لے گی، پچیس پرسنٹ رائلٹی سے جمع ہو گی اور پچاس پرسنٹ ایس این جی پی ایل لے گی، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ہمیں پچھلے سال 6ارب 40کروڑ روپے Show کئے تھے، ہائی کورٹ کے فیصلے کے باوجود انہوں نے ایک سمری موو کی تھی جس میں پچاس پرسنٹ رائلٹی سے اور پچاس پرسنٹ ایس این جی پی ایل سے محترم جناب سپیکر! یہ Contempt of court بھی تھا، پھر Contempt of court پہ ابھی پچھلے ہفتے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو پھر نوٹس ملا کہ آپ لوگوں نے یہ فیصلہ کیوں کیا ہے، تو اس لئے بڑا اہم مسئلہ ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ جو ہمارے پیسے تھے وہ ریلیز نہیں کروائے، ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی Violate کیا اور اس میں جو بڑا

ایشو آ رہا ہے ہائی کورٹ کا، دوسرا فیصلہ یہ پروڈکشن تحصیل پر ہوتی ہے کہ جو تحصیل زیادہ پیداوار دے، اس کو زیادہ حصہ ملے گا، فنانس منسٹر ابھی بیٹھے بھی نہیں ہیں بند کمروں میں ہمارے ایک ایڈوائزر ٹو سی ایم حمایت اللہ صاحب، جو انرجی اینڈ پاور کے، اللہ اس کو خوش رکھے، وہ ان کو فیصلہ دیتے ہیں تو یہ Contempt of court بھی ہے اس لئے میں اس کٹ موشن کو اگر واپس لے لوں تو ہائی کورٹ میں ہمارا اپنا مقدمہ جو چار ایم پی ایز کا پڑا ہوا ہے، اس کا مسئلہ بنے گا، تو میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں Contempt of court بھی کیا ہے اور ساتھ ساتھ پچھلے سال کے 6 ارب 40 کروڑ روپے ریلیز بھی نہیں کروائے ہیں اور اس دفعہ 9 ارب اور 40 کروڑ روپے انہوں نے Deny کئے ہوئے ہیں، وہ بھی ریلیز کرائیں اگر فنانس منسٹر صاحب اس کے متعلق ہمیں تھوڑی تفصیل بتا دیں بغیر ایک کے کے تو میں خوش رہوں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ تو میں نے Lapse کر دیا، تھینک یو۔ سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ، جناب سپیکر! فنانس منسٹری ہے اور ان کو بجٹ چاہیئے، اسمبلی سے بجٹ پاس ہونا آئینی تقاضہ ہے جناب سپیکر! کاش فنانس منسٹری کو یہ بات ذہن میں ہوتی اور میں نے کل بھی کہا تھا، اس کے جواب میں وزیر خزانہ صاحب نے کل کہا کہ ہم نے رابطے کئے ہیں، میرے ساتھ تو کسی نے رابطہ نہیں کیا، آپ کی منسٹری کی طرف سے میرے ساتھ کسی نے رابطہ نہیں کیا، آپ کے آفس سے عوامی نیشنل پارٹی کے ساتھ تو کسی نے رابطہ نہیں کیا۔ جناب سپیکر! جو بجٹ بند کمروں میں بنتا ہے، میرے خیال میں وہ بند کمروں ہی سے پاس ہونا چاہیئے، ان کا اسمبلی میں آنے سے کیا تعلق ہوتا ہے جناب سپیکر! اور پھر جس کی حکومت ہوتی ہے، ان کو بڑے طریقے آتے ہیں جناب سپیکر! ہماری وزارت خزانہ کو ماننا چاہیئے کہ یہ صوبہ مالی طور پر دیوالیہ ہے اور میں تین چار دن سے جب سے یہ بجٹ ڈسکشن شروع ہے، حکومتی ممبران ہر ایک اٹھتا ہے اور مشکل حالات کے باوجود، مشکل حالات کے باوجود، تو میں کل ایک دو ممبر سے پوچھ رہا تھا کہ یہ مشکل حالات کونسے ہیں، شکر الحمد للہ زلزلہ نہیں آیا ہے، قدرتی آفت نہیں ہے، Militancy اسی طرح نہیں ہے، شکر الحمد للہ، شکر الحمد للہ، تو ذرا وزیر خزانہ صاحب اس چیز کی بھی وضاحت کر دیں کہ یہ نامساعد اور مشکل حالات کونسے ہیں؟ جناب سپیکر! ہونا تو یہ چاہیئے تھا یعنی (تالیاں) جناب سپیکر! اپنی مرضی کے Re-appropriations ہو رہے ہیں اور ہو گئے ہیں چونکہ ہمارے وزیر خزانہ کے تو ابھی میرے خیال میں دسواں مہینہ ہے، میں کبھی بھی اس کو Blame نہیں کروں گا اور میں ذاتی طور پر اس کو Appreciate کرتا ہوں کہ وہ دس گھنٹے اور بارہ گھنٹے کام کرتے ہیں، یہ میں فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں،،

فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں لیکن کل بھی میں نے یہی کہا تھا جناب سپیکر! کہ قانون جب ہم بناتے ہیں تو صوبے کے لئے بناتے ہیں، ساری عمر کے لئے بناتے ہیں، بجٹ بھی اگر ہم پیش کرتے ہیں، پاس کرتے ہیں تو اسی ایک سال کے لئے ضرور ہوتا ہے اور سارے صوبے کے لئے ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! میں پھر یہ کہوں گا کہ کون کہتا ہے کہ یہ اس صوبے کا بجٹ ہے اور اوپر سے ہمیں کہا جائے گا کہ گھبرانا نہیں ہے، گھبرانا نہیں ہے، تو میرے خیال میں اس کتاب کو جو ہم دیکھتے ہیں تو ذاتی طور پر میں گھبرا نہیں رہا لیکن جب میں دیکھتا ہوں کہ میں اپنے حلقے اور اپنے صوبے کے عوام کی نمائندگی کرتا ہوں اور یہاں پہ میں فوری یعنی مکمل طور پر اگر میں وکالت نہ کر سکوں تو میرے خیال میں یہ ناانصافی ہوگی اور میں دوبارہ کہوں گا کہ آج سپیکر صاحب! آپ نے بھی نہیں کہا ہے، کہ شاید ہم نے بھی نہیں کہا ہے کہ مولانا صاحب نے جو قرآن پاک کی آیت پڑھی ہے، ڈاکٹر امجد صاحب میرے خیال میں اس وقت نہیں تھے، ہم نے نہیں کہا کہ یہ آیت آج ہونی چاہیئے، یعنی آج جو آیت آئی ہے میرے خیال میں ہمیں اس قرآن پاک کی تکریم کرنی چاہیئے، ہمیں احترام کرنی چاہیئے اور ہمیں یہ سوچنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! یہاں جنوبی اضلاع کی بات ہوئی، یہ Common sense کی بات ہے، یعنی گھر میں بیوی، کسی باپ کا کوئی بیٹا جو زیادہ کمائی کرتا ہو، دادا، دادی، نانی اس بیٹے کے بچوں اور بچیوں کو Naturally نیچرلی زیادہ پیار دیتے ہیں اور یہ میرے خیال میں ہم سب کے علم میں ہے، اب ہونا تو یہ چاہیئے کہ جہاں سے ہمیں گیس مل رہی ہے، جہاں سے ہمیں تیل مل رہا ہے، جہاں سے ہمیں مائیز مل رہے ہیں، جہاں ورجینیا ہیں جناب سپیکر! جہاں جس علاقے کے Foreign میں بہت زیادہ Man power ہو، Remittents زیادہ آتے ہوں، اسی علاقوں کو زیادہ سپورٹ کرنا چاہیئے، Encourage کرنا چاہئے جناب سپیکر! تاکہ وہ لوگ Encourage ہوں، تو ضرور میں اس سے انکار نہیں کر سکتا یعنی کل وزیر خزانہ صاحب نے ایک فگر بتایا کہ بونیر میں اتنی اپ گریڈیشن ہوئی ہیں، میں چیلنج کرتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو صحیح انفارمیشن نہیں دی، 2008 اور 2013 میں، میں نے اس دن بھی یہ بات کہی تھی کہ صرف ملاکنڈ ڈویژن سے پچیس لوگ جو تھے وہ Displace ہو گئے تھے جناب سپیکر! سات مہینے کی قلیل مدت میں ہم نے باعزت طور پر ان کو واپس کر دیا تھا۔ جناب سپیکر! سیلاب آیا تھا، میں فگر بھول رہا ہوں، یہاں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اس وقت کے لوگ بیٹھے ہوں گے، سترہ ارب حادثاتی طور ایک حادثہ آیا، قدرتی آفت آئی، اس پہ ہمیں خرچ کرنا پڑے لیکن یہ ریکارڈ ہے، ریکارڈ جناب سپیکر! میں چیلنج کرتا ہوں فلور آف دی ہاؤس، آگے حکومتوں کو

اور پچھلی حکومتوں کو کہ عوامی نیشنل پارٹی کے دور حکومت میں باوجود اس کے، باجود اس کے کہ سوات کے لوگ یہاں پہ بیٹھے ہیں، ہم وہاں نہیں جاسکتے تھے، پاکستان کے جھنڈے اتارے گئے تھے، سوات کے میرے بھائی بیٹھے ہیں گٹ اور پیوچار میں بارود کے سرنگ تھے، سارے کچھ تھے لیکن ہم نے ہمت نہیں ہاری تھی، پولیٹیکل کمٹمنٹ کے ساتھ ہم نے بہترین گورننس پر فوکس کیا اور ریکارڈ ڈیویلپمنٹ کام ہم نے کئے۔ میں ان قصوں میں نہیں پڑنا چاہ رہا کہ کرپشن کے ہمارے اوپر کتنے الزامات تھے، میں پھر بھی فلور آف دی ہاؤس پہ چیلنج کرتا ہوں کہ آجائیں، نیب آجائے، انٹی کرپشن آجائے، ایف آئی اے آجائے، سارے آئیں ثابت کریں، ہمیں ہتھکڑیاں لگائیں، ہمیں جیل میں ڈالیں، وہ ایک Narrative تھا جناب سپیکر! میں یہ بات موازنہ کے طور پر صرف اس لئے کہتا ہوں کہ وہاں پر Collective wisdom تھا، درانی صاحب یہاں کے اپوزیشن لیڈر تھے، سکندر شیرپاؤ صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں، بالکل شہرام خان بار بار یہ بات کرتے ہیں، میں اعتراف کرتا ہوں، اعتراف کہ اگر ساری اسمبلی میں کسی ایک بندے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، وہ شہرام کا چچا تھا، میں اعتراف کرتا ہوں، اعتراف لیکن اس طرح تو نہیں تھا، یعنی آپ کی انصاف کے نام پہ آئی ہوئی حکومت 36 ایم پی ایز کو انہوں نے ٹارگٹ بنایا ہے بلکہ میں آسان بتاتا ہوں، اگر حکومت کی یہ خواہش ہے کہ اے این پی کے ایک ممبر کے ساتھ زیاتی ہوتی ہے، وہ میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں کہ وہ زیادتی میرے ساتھ کریں لیکن اپوزیشن کے باقی ممبران کے ساتھ وہ زیادتی آپ نہ کریں، میں آفر کرتا ہوں، میں آفر کرتا ہوں کہ ایک بندے کے ساتھ اگر زیادتی ہوئی ہے، وہ زیادتی میرے ساتھ ہوئی، انشاء اللہ، انشاء اللہ مجھے اپنے حلقے کے عوام پر اتنا اعتماد ہے، ہم نے پندرہ الیکشن لڑے ہیں جناب سپیکر! پندرہ، اس میں پورے ساٹھ سال لگے ہیں، ایک زمانے سے ہم سیاست کر رہے ہیں جناب سپیکر! لیکن یہ جو رویہ ہے، یہ جو طریقہ ہے یہ انتہائی نامناسب ہے، اس پہ سوچنا چاہیئے، یعنی وزارت خزانہ جب بجٹ بناتی ہے تو ان کو تو یہ دیکھنا چاہیئے یا نہیں دیکھنا چاہیئے کہ مشتاق غنی صاحب سپیکر ہیں، ان کو ضرورت ہے کہ ضرورت نہیں ہے ان کو فنڈ دینا چاہیئے یا نہیں دیکھنا چاہیئے، کہ حیات آباد میں ایک فٹ کچی گلی کوچے نہیں ہیں لیکن وزیر خزانہ صاحب حیات آباد سے منتخب ہوگئے ہیں تو وہاں پیسے جائیں گے اور خوشدل خان اور صلاح الدین کے حلقوں میں نہیں جائیں گے جناب سپیکر! اب اگر اس طرح تقسیم ہوگی تو پھر تو مسئلہ اسی طرح ہی ہوگا۔ جناب سپیکر! جب آپ اور ہم خود لکھتے ہیں کہ Need base، پر اب تو Need یہ نہیں ہے کہ میں فنانس منسٹر ہوں تو مجھے ضرورت نہ بھی ہے مگر میرے علاقے میں

پیسے جائیں گے، وہ کوہستان میں جانے چاہیئے اور وہاں پہ کوہستان کے ہمارے ساتھی کی میں سپیچ سن رہا تھا تو وہ دو تعریفیں کر رہا تھا اور چار محرومیاں بیان کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہہ رہا تھا کہ بجٹ اچھا ہے، جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں وزیر خزانہ صاحب بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو Calculated figures، جو Tabulation آپ نے بڑا آسان بنایا ہے اور میں اس کو Appreciate کرتا ہوں لیکن جو سارے ممبرا اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ٹیکس فری بجٹ ہے، میں تمام ممبران کو ریکویسٹ کرتا ہوں، تمام ممبران کو، یہ جو آخر میں پلندہ لگا ہوا ہے، یہ آخر میں، فنانس ڈیپارٹمنٹ اگر اس کو آسان بناتے اور آسان کس طرح بناتے؟ جناب سپیکر! آسان اس طرح بناتے کہ ان کو بتانا چاہیئے تھا کہ 15-2014 میں فلاں آئٹم پر اتنا ٹیکس تھا یا نہیں تھا وہ ٹیبل بنانا چاہیئے تھا، 15 اور 16 پر بنانا چاہئے تھا، 16 اور 17 پر بنانا چاہئے تھا، 17 اور 18 پر بنانا چاہئے تھا، تب پتہ چلتا کہ ٹیکسز لگے ہیں کہ نہیں لگے ہیں، ٹیکسوں میں اضافہ ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے، یعنی جو بنیادی جو جس کو کہتے ہیں، لوگ تو Politically کہتے ہیں کہ لوگوں کی چیخیں نکال کے، میں کہتا ہوں کہ لوگوں کا چمڑا اتار دیا ہے، یعنی چمڑا اتارنے والا جو ہتھیار تھا اس کو اتنا مبہم کیا تا کہ کسی کو سمجھ نہ آئے، یہ آخری پلندہ جو لگا ہوا ہے یعنی ہماری ضرورت کی کوئی ایک چیز ایسی نہیں ہے جس پہ ٹیکس نہیں لگایا ہو یعنی نسوار کے اوپر، اس وقت بات ہوئی، یہ حقیقت ہے جناب سپیکر! یہ ایک حقیقت ہے، تو میں یہ بھی ریکویسٹ کر دوں گا فنانس منسٹر سے کہ پتہ چلے کہ آپ نے ٹیکسوں میں اضافہ کتنا کیا؟ اگر نہیں کیا تو بھی پتہ چلنا چاہیئے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> کتنے نئے ٹیکسز لگائے اور نہ بھی لگائے تو پتہ چلنا چاہیئے کہ کہاں پہ نہیں لگائے ہیں؟ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو بابک صاحب۔ مسٹر صلاح الدین، پلیز ذرا Brief رکھیں تا کہ سارے لوگوں کو ٹائم مل جائے۔ مسٹر صلاح الدین۔

<u>جناب صلاح الدین</u> : تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ میں نے Thousand روپے کی کٹ لگایا تھا اور وہ
In said under performance; yesterday, I wanted to discuss this, and why do I say this? because of the disparities and the discrepancies
اب وہ کس لئے سر، یہ میرے ہاتھ میں یہ جو ڈاکومنٹس ہیں، یہ فنانس منسٹر نے سی ایم ڈائریکٹیوز کے تحت
If my urdu is not very strong my humblest apologies are in front of

لیکن یہ ہے 283 ملین، اب کس جگہ پر جو Very posh ایریا ہے، حیات آباد کے لئے every one اور میرہ کیچوڑئی کے لئے 283 ملین، اب یہ حیات آباد میں یہ کونسا نیا ہسپتال بنائیں گے، وہاں کے لئے تو شمالی اور جنوبی وزیرستان سے بھی مریض وہاں پر آتے ہیں، اب وہاں پہ اور کتنے سکولز یہ بنائیں گے؟ سارے Well known اور یہ جو Renowned schools ہیں وہ تو وہی پہ موجود ہیں، تو پھر ان کو میرا علاقہ پی کے 71، اب ان کی Priorities کو دیکھیں کہ جہاں پہ دو تین سال پہلے تک Slaughtering ہوتی تھی انسانوں کی، جانوروں کی نہیں انسانوں کی، اب وہاں کیا دیا ہے، کیا یہی انصاف ہے؟ تحریک انصاف، تحریک تھی انصاف کے لئے، جب وہ تحریک اپنی عروج پر پہنچی تو انہوں نے کیا انصاف Dispense کرنا شروع کر دیا؟ سر! اگر یہ اس طرح کی Disparities ہوں گی اور Backwardness کو نہیں دیکھا جائے گا تو پھر جس طرح JICA میں ہوا تھا، JICA ایک فارن فنڈڈ پراجیکٹ تھا، جاپانیز فنڈ تھا اور وہاں پہ میں نے اور میرے بڑے خوشدل خان صاحب نے پورے علاقے کے لئے صرف پانچ کلو میٹر کا روڈ مانگا تھا، And that was refused to what happened? as a result of that we went to the court اور وہ سارا پراجیکٹ ہی سٹاپ ہو گیا، 'اگر اسی طرح ہوتا رہا تو 283 ملین سی ایم ڈائریکٹیوز کے تحت ایک خاص جگہ کو جائیں گے' تو پھر تو ہم پھر سے اس پہ کورٹ میں جائیں گے اور یہ پھر سے لیپس ہو جائیں گے تو ایک تو یہ بات تھی، پھر یہ کہ ہم ان کی Under performance کی بات کرتے ہیں تو اگر ان کا بجٹ دیکھیں So there was a lot of glamour about all this that it was nine hundred billion نو سو ارب، Into dollars، اگر یہ ہم Convert کر دیتے ہیں تو It comes 5.7 اور اس سے پچھلا جو بجٹ تھا جس کے بارے میں اتنا شور نہیں کیا جا رہا تھا لیکن وہ بھی 5.5، تو ابھی 0.2 percent، اس کے بارے میرے اس سائڈ پہ جو میرے کولیگز ہیں، انہوں نے اتنا اس کو Appreciate کیا کہ انہوں نے جیسا کہ کوئی بڑا تیر مارا ہو تو یہ 0.2 percent کے لیے اتنے شور کی کیا ضرورت تھی؟ اس کو اگر ہم Under performance یا ان کی Bad performance نہ کہیں تو آپ مجھے بتائیں مسٹر سپیکر سر! ہم ان کو کیا کہیں؟ مسٹر سپیکر سر! اس میں کافی ساری باتیں جو میں کل کرنا چاہتا تھا، مجھے وقت نہیں ملا۔ اب سکولوں پہ آ جاتے ہیں، یہاں پہ کہا جا رہا ہے کہ ہماری توجہ نئی عمارات بنانے کی بجائے سکولوں کا معیار اور بچوں کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے پہ مرکوز ہے، Very Good, we appreciate it لیکن آپ اگر جائیں اس اے ڈی پی کے صفحہ نمبر 50 upto 44, 45 پر آپ

جائیں، پھر آپ نے اس میں مختلف سکولوں کی اسٹیبلشمنٹ کے لیے پیسے کیوں رکھے ہیں؟ یہ آپ اپنے دعوؤں کی نفی خود کر رہے ہیں، آپ دعویٰ بھی کر رہے ہیں اور ان کی نفی بھی کر رہے ہیں اور کس طرح Page 44 to 50 یہ وہاں پہ ہو رہا ہے، پھر یہ ہے کہ نئے کلاس رومز اور اس کے لیے تین سو۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Salahuddin, please confine yourself to the Demand No 3, if you start discussing the entire budget, then, we have very short time, please conclude.

<u>Mr. Salahuddin:</u> Okay Sir, I will try to conclude it very shortly, just I want to say and I was just talking about the priorities

اب یہ ایک جگہ پہ 283 ملین مختلف چیزوں کے لئے، اس اے ڈی پی میں اگر ہم دیکھیں تو یہاں پر 'تھرو فارورڈ' کی بھی بات ہوئی، اب 'تھرو فارورڈ' کہہ رہے ہیں کہ 3.9 percent decrease کیا ہے، یہ 'تھرو فارورڈ' یہاں پہ میرا علاقہ ہے ازاخیل، یہاں پہ ایک اے ڈی پی شروع ہوئی تھی، جو ہے ازاخیل ریجنل ہسپتال کے حوالے سے، 2016 میں اس کے لیے 100 ملین روپے رکھے گئے تھے اور اس میں ابھی تک صرف 35 ملین خرچ ہوئے ہیں اور 65 ملین، اب یہ اور بھی ہے اور یہ 'تھرو فارورڈ' میں رکھا گیا ہے، ایک بھی روپیہ اس کے لیے نہیں اور یہ کس علاقے کے لیے؟ یہ اس علاقے کے لئے جہاں پہ انسانوں کا قتل عام ہوا کرتا تھا، کیا یہ انصاف ہے؟ اور پھر مجھے اگر کہا جائے کہ اس پہ کٹ نہ لگاؤ تو یہ تو ناانصافی ہو گی اور میں ناانصافی کرنا نہیں چاہتا۔ A lot could be said but that is enough for the moment

<u>جناب سپیکر:</u> Thank you very much; thank you, thank you صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، پلیز شارٹ شارٹ کریں تاکہ ابھی تک یہ تیسری گرانٹ پہ ہم جا رہے ہیں جی۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، د فنانس ډیپارټمنټ خبره روانه ده جی، زه دا خپل کټ موشن زړه مې غواړی چې وائی خلم د یو کس د لاس نه چې هغه ډیر دا انصاف کوشش کوی خو ګورے کولے غریب نه شی، په اصل کښې زما دا خیال دے چې د صاحبانو زور ډیر دے خو دا درخواست کومه چې کوم ریلیزز دې ځل شوې دی په دېکښې چې دا منسټر صاحب راسره دا وعده اوکړی، دا یو وعده دې اوکړی چې مونږ به په دې کال کښې، ده خووعدې ډیرې اوکړې او د ده وعدو باره کښې یو شعر عرض کومه، وائی:

جام ہے توبہ شکن جام توبہ میری جام شکن

سامنے ڈھیر ہیں ٹوٹے ہوئے پیانوں کے

نو دا خو دوئ کوی خو بیا ترې دوئ تبنتی۔ آن دی فلور دې دے دا خبره او کړی، زه به خپل کټ موشن واپس واخلم۔

Mr. Speaker: We have sixty demands for grant and till the time, we are on number three ذرا اس پہ بھی بابک سوچھیں

Mr. Speaker: Ms. Shahiba, to please.

محترمہ شاہدہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں محکمہ خزانہ کی کارکردگی سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اس محکمے کی کوئی پلاننگ نہیں ہے، اگر یہ محکمہ ٹھیک ہو جائے تو صوبے کے تمام محکمہ جات ٹھیک ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر! صوبے میں متعدد سکولز ٹیوب ویلز تعمیر ہو چکے ہیں، کروڑوں روپے کے اخراجات ہوئے ہیں لیکن سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے بلڈنگز بند پڑی پڑی خراب ہو رہی ہیں، بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے کیونکہ محکمہ خزانہ پوسٹیں سینکشن نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ پراسیس اتنا لمبا ہوتا ہے کہ کئی سال گزر جاتے ہیں، پوسٹیں منظور نہیں ہوتیں، اس طرف توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): سر! میں صرف وہ جو Rule against reading ہے، ہاؤس کے اندر میں اس کی صرف نشاندہی کر رہا ہوں، وہ آپ اجازت دینا چاہتے ہیں اجازت دے دیں جی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر فنانس۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! وہ ہماری وومن ممبرز آف دی ہاؤس ہیں، ان کو بولنے کے لیے Encourage کرنا چاہیئے، تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ رول کی نشاندہی کی لیکن I request کہ ان کو Continue کرنے کو چھوڑیں۔

Mr. Speaker: Ms. Shahida, please continue, Ms. Shahida Sahiba, please. continue.

آپ نے بات کر لی، مس شاہدہ صاحبہ، آپ کی بات کمپلیٹ ہو گئی۔

محترمہ شاہدہ صاحبہ: جی واپس۔

Mr. Speaker: Okay, thanks. Mr. Ahmad Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، سو روپے کی کٹ موشن ہے، میں کوشش کرنا چاہتا ہوں، آپ نے جس طرح حکم کیا ہے کہ شارٹ رکھیں تو میں بھی اس کو شارٹ رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جب ہمارے وزیر خزانہ صاحب منتخب ہوئے تو ہمیں بڑی توقعات تھیں اور ہیں بھی صحیح، لیکن جس طرح کہ بابک صاحب نے کہا، بڑی انتھک محنت کر رہے ہیں بارہ بارہ اور تیرہ تیرہ گھنٹے کام بھی کرتے ہیں لیکن Statistics ان کو سپورٹ نہیں کرتے۔ یہ جو بجٹ ہے، وہی پرانے پاکستان والے فارمولے ہیں، اگر آپ دیکھ لیں، ضروریات کی بجائے شخصیات کو مدنظر رکھا گیا ہے، وہی مطلب اگر نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں آپ دیکھ لیں، ابھی تو ان کی وفاقی حکومت ہے، ہمیں ان سے بڑی توقعات ہیں اور آج بھی میں بڑی اس خوش فہمی میں بتلا ہوں کہ یہ ہمارے اکانومسٹ جو ہیں یہ ہمارے صوبے کی معاشی بیماریوں کا علاج کریں گے لیکن پتہ نہیں کتابوں کو جب دیکھتے ہیں تو مایوسی ہوتی ہے اور ہم ان سے توقع کرتے ہیں، خدارا یہ Front foot پہ آئیں اور 'ریاست مدینہ' کے نام پہ فلاحی ریاست کے نام پہ انہوں نے ووٹ لیے تھے، میں مختصراً دو تین چیزیں رکھنا چاہتا ہوں KPRA، اس کے نیچے ہے، KPRA ابھی اس کے نیچے ہے، 20 بلین کی انہوں نے کمٹمنٹ کی اس دن فلور آف دی ہاؤس کہ ہم ٹارگٹ Achieve کریں گے، 20 بلین کو اگر یہ مجھے ڈالر میں Convert کر کے بتادیں تاکہ ہم اگلے سال اس پہ ڈسکشن کر سکیں جو کہ آگے کتنے ڈالر یہ اکٹھے کر لیں گے اس ایک سال میں تاکہ ہم آگے ڈسکشن کر سکیں اگلے سال کے لیے۔ دوسرا، انہوں نے پچھلے سال بڑی مفصل تقریر کی تھی، بڑے زبردست اکانومک پالیسی بیان کی تھی، انہوں نے پرفارمنس آڈٹ پر بڑا زور دیا تھا اور میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں اس پرفارمنس آڈٹ کا انہوں نے کیا پروسیجر Adopt کیا اپنے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں اور تیسری بات، سب سے بڑی جو کہ پرانے پاکستان سے چلی آرہی ہے، وہ ہے فنانس میں جب ریلیزز ہوتی ہیں پراجیکٹس کے Against پیسوں کی تو بڑے Bottle necks ہیں سپیکر صاحب اور اس میں Bribery involve ہے، خدارا ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں اور ان سے توقع رکھتے ہیں کہ اس Bottle necks کو ختم کریں تاکہ ہمیں کم از کم کچھ تو اندازہ ہو، جو ہمارے وزیر خزانہ صاحب ہیں، ان کی جو Efforts ہیں، اس کی ریفلیکشن ہونی چاہیئے ان ڈاکومنٹ میں جو کہ ہمیں نظر نہیں آرہی، افسوس سے کہنا پڑتا ہے شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں اس محکمے کی کارکردگی سے، خاص طور پر بڑھتی ہوئی مہنگائی کے لحاظ سے جو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں کیا گیا، اس پہ بڑی تشویش کا اظہار کر رہی ہوں کہ جو بڑھتی ہوئی Forecast ہے حکومت کی، جو مہنگائی آئے گی وہ ہے 13 پرسنٹ اور جو ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے، وہ 5 پرسنٹ ہے جبکہ وہ بھی سولہ گریڈ تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ جب ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے سرکاری ملازمین یا عام لوگ رشوت اور کرپشن سے بچیں تو اس کے لیے یہ بہترین راستہ ہے کہ ہم کم از کم ان کو اتنی تنخواہیں دیں جو ان کی بنیادی ضروریات کے مطابق ہو۔ دوسری بات میری یہ ہے کہ جو پنشن کی عمر 63 سال کی گئی ہے اور اس کے اعداد و شمار یہ بتائے جا رہے ہیں کہ ہمیں پنشن کی رقم سے اتنی رقم ملے گی کہ جو ہمارے کام آئے گی، میرا سوال یہ ہے کہ اگر پنشن کی رقم اتنی بنتی ہے تو ایک جاب کرنے والے آفیسر پہ کتنی رقم خرچ ہوتی ہے اور اس کو پنشن کتنی ملتی ہے ؟اور تیسری بات جس پہ میں اپنی بات کو ختم کروں گی، وہ یہ ہے کہ ریاست مدینہ کے ذمہ داران کو میری طرف سے یہ بات ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میری تنخواہ کو مزدور کی تنخواہ کے برابر رکھا جائے، اگر مزدور کا اس تنخواہ میں گزارہ نہ ہو تو میں اس کی تنخواہ بڑھاؤں گا، لہذا میں یہ توقع رکھتی ہوں کہ 'ریاست مدینہ' کا نعرہ بلند کرنے والے ذمہ داران جو ہیں وہ اس چیز پر توجہ دیں گے. شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مس نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جھگڑا صاحب جو ہیں وہ ایک نوجوان ہیں اور ظاہر ہے تحریک انصاف کے نوجوانوں میں آتے ہیں، سیاستدانوں میں ہماری عمر تو بیت گئی ہے لیکن ہمیں ان سے یہ توقع تھی کہ ان کے جو افتخار خان جھگڑا، اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور وہ ایک منصف اور بہت ہی زیادہ اچھے انسان تھے، میں تو کہتی ہوں کہ جس طریقے سے اس شخص نے اپنی سیاست گزاری، سیاست میں وقت گزارا، ہمیشہ منصفانہ طور پہ انہوں نے اپنا کردار ادا کیا، تحریکوں میں ان کے والدین نے حصہ لیا لیکن یہاں پہ آ کے میں سمجھتی ہوں کہ جو ناانصافی اس ہاؤس میں کی گئی ہے اور جھگڑا صاحب نے اپنے لیے جو 283 ملین روپے رکھے ہیں سر، یہ باقی پہ تو میں بات نہیں کرنا چاہتی کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ جو ہے صرف اقرباء پروری اور سیاسی بنیادوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، ہمیں یہ کہتے ہوئے یہاں پہ اچھا نہیں لگتا کہ ہم ان پر، ان سب لوگوں پر یہ یعنی ایک طریقے سے کہہ لیں کہ ہر بندے کے اوپر سے ایک پریشر ہے

کہ اپنی اپوزیشن کو دبا کے رکھنا ہے جبکہ شاید وہ لوگ نہیں جانتے کہ جس کو جتنا دیوار کے ساتھ لگایا جائے گا، وہ اسی طرح جب Push کرے گا تو دوسرا بندہ Automatically دیوار کے ساتھ لگ جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب! فنانس کے حوالے سے میں یہاں پہ دو بندوں کو کریڈٹ ضرور دوں گی، ایک پرویز خٹک صاحب اور ان سے پہلے حیدر ہوتی صاحب، حیدر ہوتی صاحب جیسا چیف منسٹر میں نے اس ہاؤس میں کبھی بھی کسی کو نہیں دیکھا اور دوسرے نمبر پہ جو ہے تو پرویز خٹک صاحب، جناب سپیکر وہ ہمیں فنانس کے لیے بھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> درانی صاحب بھی نہیں تھے، درانی صاحب بھی نہیں تھے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، وہ تو آپ کو بھی پتہ ہے اور مجھے بھی پتہ ہے کہ ہمارا ان کے ساتھ چونکہ وہ مشرف کا دور تھا اور ہماری لڑائیاں جھگڑے چلتے رہتے تھے، آپ بھی جھگڑتے تھے، میں بھی جھگڑتی تھی، لودھی صاحب بھی جھگڑتے تھے، تو جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو یہ بتادوں کہ جب بھی فنانس کا جو ہمارا بجٹ بنتا تھا اور فنانس کے منسٹر کو یہ باقاعدہ طور پہ خصوصی طور پہ بتایا جاتا تھا کہ ڈپٹی کمشنرز کے تھرو یا کمشنرز کے تھرو یا ڈی پی او کے تھرو ہر ایم پی اے کو اطلاع دی جائے اور وہ جہاں پہ آپ کی کیبنٹ کا اجلاس ہوتا ہے، وہاں پہ ہمیں بلایا جاتا تھا، ہمیں باقاعدہ بریفنگ دی جاتی تھی، ہم سے کچھ مشاورت کی جاتی تھی، تو جناب سپیکر صاحب، اس دفعہ تو نہ کسی نے مشاورت کی، نہ ہم سے کوئی رائے مانگی، Although کہ وہ ایک مطلب Symbolic ہوتی تھی لیکن میں دونوں چیف منسٹروں کو یہ داد دیتی ہوں لیکن یہاں پہ تو چیف منسٹر صاحب Sorry بار بار میں بات کرتی ہوں کہ یا تو چیف منسٹر صاحب ایک گھر سے نکلتے ہیں دوسرے گھر میں جاتے ہیں، دوسرے گھر سے نکلتے ہیں تیسرے گھر میں جاتے ہیں، تیسرے گھر سے نکلتے ہیں اور پھر اپنے آفس میں جاتے ہیں، تو تین گھر تو ان کے قبضے میں ہیں اور ایک جو ہے تو آفس ہے تو اب چار گھروں میں جو بندہ پھرتا رہے تو وہ کیا مطلب اپنی Supervison رکھے گا؟ تو بہر حال میں یہ کٹ موشن واپس لینے والی نہیں، اس پہ ووٹنگ ہو گی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریه، سپیکر صاحب، وزیر خزانه صاحب خو ډیر بنه سړے دے او نن په ډیر بنه موډ کښې دے له خیره، ځکه چې خاندی راخاندی هم، پرون خو ده ډیرې غصې کولې زه وایم چې په دیکښې پسمانده ضلعې ټولې نظرانداز شوې دی او بیا خصوصاً دیر پائیں چې دے هغه خو په هغه پسماندو کښې هم پسمانده

پاتې شوے دے ،په هغې کښې بیا په دغه ضلع کښې زما حلقه چې ده په هغې کښې هډو څه شے نشته دے ،څه دس ملین پهOngoingسکیمونو کښې، نه په ایریګیشن کښې څه ایښې دی، نه ئے په پبلک هیلتهٔ کښې څه ایخی دی، نه ئے په زراعت کښې څه ایښودلی دی، دوئ نه په واټر منیجمنټ کښې نه څه په بل څه کښې هیڅ هډو څه ئی ایښودلی نه دی، نو وزیر خزانه صاحب ته داخواست کوؤ چې کله منسټر شی اووزیر شی نو دا د دې ټولے صوبې شی او دا په انصاف باندې تقسیم کوی او بیا هغه ضلعو له میجارټی ورکوی چې په کومه کښې زیات ضرورت وی، زمونږه ضلع هم پسمانده ده، او بیا زما حلقه هم پسمانده ده داطمع لرمه انشاءالله چې که په تیر شوې کښې زمونږ کوم پاتې وی، هغې عوض به هم راکوی او په دیکښې هم زما پوره پوره حصه به راکوئ،د کټ موشن په حساب کتاب به ئی کوؤ، بل شانتې ئی نه کوؤ۔

جناب سپیکر: مسٹر فیصل زیب صاحب، فیصل زیب نہیں ہے۔ عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب!Constitution کا آرٹیکل 79 کہتا ہے کہ Federal Consolidated Fund ہے،اس سے متعلق جتنے بھی معاملات ہوں وہ By Act of Majles-e-Shoora جو ہے وہ Regulate ہوں گے، یہ ایکٹ ابھی تک نہیں بن سکا ہے اور جو بجٹ کے معاملات ہیں وہ ایڈہاک ازم پہ چل رہے ہیں، اس وجہ سے Proper Accountability نہیں ہوتی ہے خیبر پختونخواکے اندر،ان کا جو وائٹ پیپر ہے، اس میں چیپٹر فور جو ہے،پبلک فنانس مینجمنٹ کے حوالے سے ہے اور خیبر پختونخوا نے پبلک فنانس مینجمنٹ ریفارمز سٹریٹیجی 2017-2020 کیبنٹ سے منظور کی تھی، میرا خیال ہے کہ ایکٹ آف پارلیمنٹ تو پاس نہیں ہو سکا، مجلس شوریٰ سے تو پاس نہیں ہو سکااور اس کے نتیجے میں جو صوبوں کے اندر اس کے لئے لیجسلیشن ہے وہ بھی نہیں ہو پائی ہے لیکن جو ان کا پبلک فنانس مینجمنٹ ریفارمز سٹریٹیجی پیپر ہے، یہ اس کے مطابق بھی نہیں چل رہے ہیں، اس کے اندر انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ انہو ں نے چھ Objectives لکھے ہوئے ہیں Policy Driven Planning and Budgeting, Comprehensive Creditable and Transparent Budget, Predictability and Control in Budget Execution, Resource Mobilization Assets and Liability Management Accountability for Results،اس میں سے کسی چیز کو Follow نہیں

کررہے ہیں اور ان کے اپنے بجٹ اسٹیٹمنٹس جو ہیں، ان کی جو بجٹ ڈاکومنٹ ہے، وہ اس کو Negate کررہی ہے، ان کے اندازے سارے غلط ہیں، ان کے تخمینے غلط ہیں ان کا یہ بجٹ Policy driven. نہیں ہے۔

(اس مرحلے پر عصر کی اذان دی جاتی ہے)

<u>جناب عنایت اللہ:</u> اور اس لئے جناب سپیکر صاحب، یہ غلط اندازوں، غلط تخمینوں پہ مبنی ہے، اس کے پروجیکشنز سارے غلط ہیں، اس کے فگرز سارے غلط ہیں، اس پہ کنڈی صاحب بھی بات کر چکے ہیں، اس پہ خوشدل صاحب بھی بات کر چکے ہیں، میں بھی کر چکا ہوں، میں اس کو Repeat نہیں کر رہا ہوں، یہ اپنے Provincial own receipts میں انہوں نے ہاؤس کو Misguide کیا ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ ٹیلی کام سیکٹر کو نکال دیا ہے تو ہم نے اپنا ہدف حاصل کیا ہے، انہوں نے جی ایس ٹی اینڈ سروسز میں ان کے اپنے Actual 8.2 بلین ہیں، پچھلے سال دس ارب ان کا انہوں نے کیا تھا، اس سے پچھلے والا سال بھی دس ارب تھا تو یہ اپنے اہداف اور وہ کیا اس میں تو ان کا یہ Excuse ہے کہ ہمیں ٹیلی کام سیکٹر کی وجہ سے یہ کمی آئی ہے ان کی Over all بھی کمی ہے، نان ٹیکسز میں بھی ان کی کمی ہے، سب میں 50 پرسنٹ سے زیادہ ان کی کمی ہے تو ان کے فگرز بھی غلط ہیں، پروجیکشنز بھی غلط ہیں لیکن سب سے بڑھ کر یہ این ایچ پی میں ہمارا حق حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں، یہ اس کے لئے خاطر خواہ آواز نہیں اٹھا رہے ہیں، اس کے لئے جنگ نہیں کررہے ہیں، ہمارا جو Due right ہے مرکز میں، ان کی اپنی حکومت ہے اور اس کو حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں، یہ این ایف سی ایوارڈ دینے میں بھی ناکام رہے ہیں، اس کے لئے بھی تگ ودو نہیں کررہے ہیں جس کی وجہ سے اس صوبے کو نقصان ہو رہا ہے اور یہ ریٹائرمنٹ Age کو زیادہ کرکے لوگوں کو بے روزگار کررہے ہیں، ہزاروں لاکھوں نوجوانوں کو بے روزگار کررہے ہیں بلکہ خود مجھ سے کل 19 گریڈ کے سینئر آفیسرز ملے ہیں، انہوں نے مجھے کہا کہ یہ تو ہماری پروموشنز کو بھی رکوا رہے ہیں یہ جو Age 63 کررہے ہیں یہ ہمارے پروموشنز کو بھی رکوا رہے ہیں اور جناب سپیکر صاحب یہ جو بجٹ ہے، یہ Political Clientelism, Patronage اور Nepotism پر مبنی ہے، اس کا کوئی ڈائریکشن نہیں ہے یہ Directionless budget ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں ان سے Expect کررہا تھا کہ یہ خود فنانس کے 'بیک گراؤنڈ' کا آدمی ہے، ان کا سیکرٹری بھی Competent ہے، پچھلے میں نے فلور آف دی ہاؤس بھی یہ کہا تھا اور مجھے ان سے امید تھی، میں نے ان سے ملاقاتیں بھی کی تھی کہ یہ ڈائریکشن

درست کریں لیکن وہی Clientelism ہے، وہی Patronage ہے، وہی اپنوں کو نوازنا ہے، اس لئے یہ بجٹ Constitution کے آرٹیکل 79 کے بھی خلاف ہے، اس کی Spirit کے بھی خلاف ہے، اس لئے میں اس کو ووٹ دینا جو ہے وہ Constitution کی خلاف ورزی سمجھتا ہوں، اس لئے میں اس کٹ موشن پہ ووٹ کی ریکویسٹ کروں گا۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! ویسے کٹ موشن پر وزیر خزانہ صاحب کی تعریفیں بھی سنیں جی اور ساتھ لوگوں نے اپنے خدشات کا اظہار بھی کیا، میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہاں خیبر پختونخوا میں پچھلے پانچ سال بھی تحریک انصاف کی حکومت تھی اور اب بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے، ابھی تک جو Ongoing سکیمیں تین سالوں سے، چار سالوں سے، پانچ سالوں سے سٹارٹ ہیں، وہ اس وقت تک سپیکر صاحب، 30 پرسنٹ اور 50 پرسنٹ ان کے اوپر کام ہوا ہے تو وزیر خزانہ صاحب کو یا حکومت کو اس وقت کونسی پریشانی پیش آئی ہے کہ ان سکیموں کو آپ نے مکمل نہیں کیا یا نہیں کر سکے، جس طرح یہاں پہ کسی دوست نے کہا بھی ہے، اللہ نہ کرے کہ ہمارا صوبہ مالی بحران کا شکار ہو اور اگر مالی بحران کا شکار تھا تو گیارہ مہینوں میں آپ نے کیا کیا ہے، صوبے کو اس مالی بحران سے نکالنے کے لئے آپ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ جو تقریر میں نے پچھلے بجٹ سیشن میں وزیر خزانہ صاحب کی سنی تھی، بہت حوصلہ افزاء تھی اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ وزیر خزانہ صاحب ان چیزوں کے اوپر ضرور قابو پالیں گے سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، اگر آپ میری طرف نہیں دیکھیں گے، میں وزیر خزانہ صاحب کی طرف اس کے ساتھ میں مخاطب ہوں، میرے اپنے ذاتی حلقے میں چار سکول ہیں سپیکر صاحب! باگن میں ایک ہائی سکول ہے، ملاچھ میں ایک ہائر سیکنڈری سکول ہے اور ڈبران میں ایک مڈل سکول ہے، ایک چھت ایک سکول کے اوپر پڑا ہے، دوسرا چھت مکمل نہیں ہو سکا اور دو سکولوں کی صرف دیواریں ابھی مکمل ہیں، اسی طرح سڑکوں کی بھی یہی پوزیشن ہے، اگر میرے حلقے میں ہیں، شاید کم کم کام ہوا ہوگا کیونکہ میرا تعلق اپوزیشن سے ہے اور جو حکومت کے لوگ ہیں، وہ بھی یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر پچھلے پانچ سالوں سے جو سکیمیں شروع ہوئی تھیں ابھی تک مکمل نہ ہو سکی ہیں تو اس کی ذرا وزیر خزانہ صاحب وضاحت کریں اور دوسری بات سپیکر صاحب! یہ ہے کہ ابھی جو Ongoing سکیموں کے فنڈز ریلیز ہوئے ہیں جس پہ سپیشل پیکیج DDI اور اے ڈی پی 757 سے چونکہ میں پچھلی دفعہ بھی ممبر

تھااور پرویز خٹک صاحب نے اپوزیشن کو چھ چھ کروڑ روپے دیئے تھے، سپیکر مشتاق غنی صاحب کا فنڈاور قلندر خان لودھی صاحب کا فنڈ میری معلومات کے مطابق ایبٹ آباد پہنچ گیا ہے لیکن میرے حلقے کا ایک روپیہ کا فنڈ بھی ریلیز نہیں ہوا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ ہی کے سابق وزیر اعلیٰ نے ہمیں یہ فنڈ دیا تھااور اب یہ کیوں ریلیز نہیں ہو رہا ہے اور سپیکر صاحب جب پچھلی دفعہ بجٹ پاس ہوا تو وزیر خزانہ صاحب نے مجھے فون کیا کہ نلوٹھا صاحب! آپ کے حلقے میں کوئی روڈ ہے تو مجھے آپ اس کی ایکسئین سے Liabilityبنوا کے لے آئیں تاکہ میں اس کے لئے فنڈ ریلیز کروں تو مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اچھا وزیر خزانہ صاحب مجھے اپوزیشن کے ممبر کو فون کر رہے ہیں، میں وہ لیٹر تیار کر کے لے آیا اور وزیر خزانہ صاحب کو دیا لیکن ابھی تک گیارہ مہینے ہوئے ہیں سپیکر صاحب اس کے اوپر ایک روپیہ بھی وزیر خزانہ صاحب نے نہیں دیا ہے۔ میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب!اس دن میں نے بجٹ سپیچ میں بھی کہا ہے کہ جو ملازمین کی عمر 60 سے 63 سال ریٹائرمنٹ کی جو بڑھائی گئی ہے، میری یہ تجویز ہے، آگے آپ کی مرضی ہے، میری سمجھ کے مطابق پندرہ سے بیس ہزار نوجوان روزگار سے محروم ہو جائیں گے اور جن لوگوں کی جن نوجوانوں کی عمر آج تیس سال ہے،اگر ان کی Age relaxation نہ کی گئی تو وہ Over ageہو جائیں گے اور پھر دوسری بات سپیکر صاحب! یہ ہے کہ ایک ملازم اگر اٹھارہویں،انیسویں یا بیسویں گریڈ سے ریٹائرڈ ہوتا ہے،اس وقت اس کی تنخواہ ڈیڑھ پونے دو لاکھ روپے ہو گی،اس کی جگہ پر اگر آپ کسی نئے آدمی کو اس کی اپوائنمنٹ کریں گے تو وہ چالیس یا پینتالیس ہزار روپے سے اس کی اپوائنمنٹ ہو گی اور ایک ملازم کی جگہ پہ تین لوگوں کو ملازمت مل جائے گی اور دوسری بات جو میں توقع رکھتا ہوں وزیر خزانہ صاحب سے کہ حسب معمول جس طرح اس سے پہلے اسمبلی ملازمین کو ایک ماہ یا دو ماہ کی تنخواہیں دی جاتی تھیں،اس دفعہ بھی وہ اسمبلی ملازمین کی تنخواہ میں مزید اضافہ کریں گے، مہنگائی کی Ratio سے، جس طرح آج لوگ مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں تو میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان صاحب مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مس ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تهینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ مسنتر صاحب وئیلی دی چې دې خل مونږه هیڅ هم یو نوے ټیکس نه دے لګولے خو 19-2018 کښې چې

کوم'ډائریکټ ټیکس' دے ، هغه 155109ملین دے0.889اور 'ان ڈائریکٹ ٹیکس' چې کوم دے هغه 245650 ملین دے ،نو دا یو خبره ده چې دا خو د-2018 19دے او د دې کال چې کوم ټیکس لګیدلے دے هغه 194392 ملین دے او'ان ډائریکټ ټیکس' چې کوم دے هغه 348991 ملین دے نو دا ټیکس خو زیات شوے دے ، کم شوے نه دے ، نو څنګه فنانس منسټر وائی چې دا هم هغه ټیکسو نه دی کوم چې مخکښینی وو. دویم فیډرل ټرانسفر چې کوم دے، په -2018 19 کښې491373 ملین وو، صوبې ته ملاؤ شوے وو په لاسټ ګورنمنټ کښې 458682 ملین، په دیکښې 32690 ملین لیپس شوې دی، نه دی راکړی مونږ ته فیډرل، اوس چې کوم دا بجټ تاسو جوړ کړو، په 667936 ملین چې دا به مونږ له فیډرل ټرانسفر کوی، ټول بجټ تاسو هم په دې پیسو بانديې کړے دے نو ددې څه Suretyده چې مونږ ته به د فیډرل نه دا پیسی ملاؤ شی که نه؟ او بیا د این ایچ پی والا چې کوم نټ هائیډل پراجیکټ دے ، په هغې کښې مونږ ته لاسټ ائیر چې ستاسو کوم 19-18بجټ کړے وو، 39984ملین وو، په هغې کښې مونږ ته صرف 6095 ملین ملاؤ شوی دی،باقی مونږ ته فیډرل نه وې راکړې، چونکه د پی ټی آئی دلته هم حکومت وو، هلته کښې هم حکومت وو، د هغې باوجود نه دی ملاؤ شوی اوArrears 2015والا هم Fifteen thousandپاتې دی، د هغې باره کښې دا خو یو چانس راغلے دے چې دلته هم زمونږه حکومت دے ،هلته هم حکومت دے نو دا به تاسوڅنګه Manageکوئ؟ دا پیسې به تاسو دې صوبې له راؤړئ او که نه به راؤړئ؟ ددې تاسو ته فیډرل څه وعده کړې ده؟ او جناب سپیکرصاحب، زه د فنانس منسټر نه دا تپوس کوم، زمونږ د دیر نه شپږ ایم پی اے ګان دی څلورالیکټډدی، مونږه دوه سلیکټډ یو، دا څلورالیکټډ ممبران د لوئر دیر چې کوم دی، دوئ ټول، نه پکښې د جماعت اسلامی راغلے دے ، نه د بلې پارټئ، د چا هم نه دے ، ټولو خلقو پی ټی آئی بانديې بهروسه کړې وه او دې ځل له ئے ورله ټولو ووټ ورکړے دے خو زمونږ د دیر خلقو دا ګناه کړے ده چې تاسو زمونږ یو کس په کیبنټ کښې نه دے اخستے ، تاسو ته به یو ووټ هم ملاؤ نه شی، تاسو یو هم د دوئ نه په کیبنټ کښې وا نه خستو، چونکه هر کال به زمونږد جماعت اسلامی ټول ممبران په کیبنټ کښې وو او د جماعت اسلامی کسانو چې

کوم بجټ زمونږه ډسترکټ ګورنمنټ له په لاس ورکړے وو، هغه ترې هم تاسو واخستو، نو دوئ خو دا څلور واړه تاسو دیوال سره لګولی دی او هیڅ غږهم نه کوی، هغه بله ورځ زمونږ شفیع الله، ایکس ډی پی او چې کوم وو هغوئ صرف ستاسو په بجټ باندې خو ډسکشن او نه کړو خو ستاسو تعریفونه ئے اوکړل او زه خو حیرانه یم چې بجټ راواخله Annual development هغه راواخله، نه خو زمونږ دیرته پهOngoing projectکښې پیسې ملاؤ شوی دی، نه ورته څه پراجیکټ ورکړے شو، نو دوئ به سبا دا زمونږ دا خلق به څه کوی؟ تیمور خان که لږ توجه راکړئ، مونږ ته به جواب راکوئ، زه ستاسو نه بیا د خپل دیر د هغه پیسو تپوس کومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کوم چې عنایت الله خان منظورې کړې وې زمونږ لوئر دیر ته او تاسو کوم خپل خپل دې سیکس، سیون ډسترکټس ته ورکړې دی، زمونږه هغه حق به تاسو څنګه خورئ او زمونږ حق به څنګه راکوئ که نه به راکوئ؟ کوم چې زمونږه Alreadyزمونږ په 1947 کښې دیر نه وو آزاد شوے، د هغې نه Alreadyزمونږه یو دس پندره سال کښې هغې کښې هم مونږه Backwardپاتی یو، زمونږ خو هغه حصه هم تاسو ته راکول دی، کنه دې ځل له زمونږه دیر ګناه اوکړله او تاسو ته ئے ووټ درکړو او تاسو بالکل بانډه کړو، دا سې ظلم او داسې ناانصافی په دې بجټ فنانس، ددې ډسټری بیوشن مونږ نه منو، په دې وجه زه خپل کټ موشن نه اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں تمام اپوزیشن ایم پی ایز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ان کٹ موشنز کے تھرو جو بجٹ پہ تجاویز دیں، آج اسمبلی میں موڈ تھوڑا خوشگوار ہے، اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میرے خیال میں ان کو Seriously جواب بھی میں دینے کی کوشش کروں گا، ایک دو باتیں شاید On a lighter note بھی ہو جائیں، لائق صاحب نے کہا بھی ہے، یہاں پہ بہت سے لوگ جو ہیں، بہت ٹائم سے آ رہے ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ وہ سپرٹ اسمبلی کی وہ ایسے ہی برقرار رکھیں۔ یہ Future generations کے لئے ہماری Legacy ہے۔ تو میں سب جو ایم پی ایز آنریبل ایم پی ایز

اپنی Constituencies کو بھی Represent کرتے ہیں، جو خواتین ہیں وہ سارے صوبے کو بھی Represent کرتی ہیں، تو میں کوشش کروں گا کہ ایک ایک کا جواب دوں، اگر کوئی رہ جائے تو معذرت، میں علیحدہ بھی ٹائم دینے کے لئے تیار ہوں۔ خوشدل خان صاحب کا تعلق میرے قریب ایریا سے ہی ہے، انہوں نے کہا کہ یہ پانچ چھ اضلاع کا بجٹ ہے، اس وجہ سے ناخوش تھے۔ میں نے یہ اپنی سپیچ میں بھی کہا تھا پرفیکٹ نہیں ہوتا، ہم بہتری کی طرف جارہے ہیں، ہم ٹرانسپرنسی کی طرف جارہے ہیں اور میں نے یہ بھی Identify کیا کہ یہ Discrepancies تو اے این پی کی زبردست حکومت میں بھی ہوتی تھیں بلکہ جب میں نے کل فگرز نکالے تو میرا تو تھوڑا سا گلہ بنتا ہے کہ اس میں جومردان اور بونیر کو جو حصہ ملا تھا وہ پشاور کو ان کو Fight کرنا چاہیئے تھا کیونکہ اس وقت تو بالکل نہیں ملا، سکولز میں کم از کم میں نے دیکھے اور اسی میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم ماضی سے سیکھیں، چونکہ کل کچھ ممبرز نہیں تھے تو وہ جو پرفارمنس پہ تنقید ہو رہی ہے تو اس پہ بات کرتا ہوں، خوشدل خان صاحب نے کہا کیونکہ Generally جو ان کی کٹ موشن ہے، اس پہ محکمے کی کارکردگی ناقص ہے، تو دیکھیں اگر ہم نے کوشش کی ہے، اگر ہم نے ADP Projected کو 140 ارب سے 319 ارب تک بڑھایا، اگر ہم نے Merged districts کے بجٹ کو جو کہ ایک وقت میں 55 ارب لگ رہا تھا کہ آئے گا، اس کو 162 ارب تک بڑھایا ہے، اگر ہم نے 'تھروفارورڈ' کو چھ سال سے 3.9 سال تک کم کیا ہے، تو میرے خیال میں یہ بہتری کی طرف ایک سفر ہے، اس میں کل چونکہ Present نہیں تھے، میں یہ چھوٹا سا موقع لوں گا، انہوں نے کہا کہ آپ نے 95 ارب کی Saving دکھائی تھی اور یہ غلط ہے کیونکہ بجٹ جو ہے بجٹ تو اگلے سال کا ہے تو Saving تو اگلے سال میں ہونی ہے، تو شاید یہ صحیح Reflect نہیں ہوا، جناب سپیکر! بجٹ اگلے سال کا ہی ہوتا ہے پچھلے سال کا نہیں ہوتا، ہم پچھلے سال کا بجٹ نہیں بناتے، آنے والے سال کا بناتے ہیں، تو جو بجٹ ہوتا ہے وہ پلاننگ ہوتا ہے اور انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ اس کی تکمیل بھی کریں، انہوں نے ریلیزز کی بات کی، ہم کوشش یہ کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ، اور یہ بار بار بات ہوئی کہ ہم ایگزیکٹیو مینجمنٹ کر کے جو ضروری منصوبے ہیں، جن کا پبلک پہ Across the province impact ہو، Again ہر ہر آنریبل ایم پی اے کو تب ہی چبھتا ہے جب ان کے Specific ضلع میں کوئی ریلیز نہ ہو لیکن وہ Pain، وہ درد مشترکہ ہوتا ہے، تو کوشش یہی کریں گے کہ Across the province ہر ضلع کو ہر حلقے کو اس کا حق جائے۔ شگفتہ بی بی نے بات کی، ایک انہوں نے بات کی فنڈنگ کی کہ بلین ٹریز جیسے

پراجیکٹ کو فنڈنگ جاتی ہے، ضرور جائیگی، وائلڈ جو ہے وائلڈ لائف فنڈ میں، اس کو جو ہے سراہا ہے، اس کا تھرڈ پارٹی آڈٹ ہوا ہے، ہمیں بڑے سکیل پہ پراجیکٹس کو دیکھنا ہے، Overall impact کو دیکھنا ہے لیکن صرف بلین ٹریز کو نہیں جانا، بہت سے بڑے پراجیکٹس کو جارہا ہے، زراعت میں پچھلے دس سال میں کوئی بڑا پروگرام نہیں آیا، زراعت کا ایک پروگرام ہے جس کو ہم نے زراعت کے ڈیویلپمنٹ بجٹ کو، اگر مجھے یاد ہے، کوئی ساٹھ فیصد زیادہ کیا ہے، انشاء اللہ قبائلی اضلاع میں جوان کا Merge ہوا ہے، ان کا دس سالہ پروگرام ہوگا، اس میں سے Extra allocation دیں گے۔ شگفتہ بی بی نے بات کی کہ پنشنز کی Approval میں ٹائم لگتا ہے، میں Agree کروں گا کہ ان کی Approval میں ٹائم لگتا ہے، اس کو بہتر کرنا چاہیئے، اس پہ کام کر رہے ہیں، میں یہ ہرگز نہیں کہوں گا کہ ڈیپارٹمنٹ کا ہر کام Perfect ہے، جہاں پہ جو میں نے کم از کم دیکھا یا جو مجھے ایک خبر ملتی ہے جو میرے خیال میں اس میں سچائی ہو سکتی ہے، بالکل Investigate کریں گے اور اس ٹائپ کا جو پراسیس ہے، اس میں بالکل Improvement کی بہت گنجائش ہے اور انشاء اللہ اس پہ کام کریں گے۔کیپرا کی پرفارمنس پہ بھی انہوں نے بات کی، اس پر میں بعد میں آتا ہوں کیونکہ اور بھی ایم پی ایز نے جو ہے وہ پوچھا، بادشاہ صالح صاحب نے بات کی پسماندہ اضلاع کی اور انہوں نے یہ شکایت کی کہ ان کے علاقے دیر کو شاید پیسہ نہیں ملا، میرے خیال میں ہمیں یہ دیر کا جو ساری Allocation ہے، یہ ذرا دیکھنی چاہیئے کہ یہ پورے اپر اور لوئر دیر میں Fairly distributed ہے یا نہیں؟ دو باتیں ہیں، ایک تو یہ کہ ہم دیر کو ان کا پورا حق دیں، دوسرا یہ کہ دیر میں دیکھیں کہ پیسہ کہاں کہاں جارہا ہے؟ تاکہ سب حلقوں کو جائے، یہ تو میرے خیال میں میری طرف سے کمٹمنٹ ہے اور دیر کے ایم پی ایز کے ساتھ، سب کے ساتھ میں بیٹھنے کے لئے تیار ہوں کہ کہاں کہاں پہ پراجیکٹس گئے ہیں، کہاں کہاں پہ پچھلے پانچ چھ سال میں ڈیویلپمنٹ ہوئی ہے تاکہ ہم ان جگہوں کو Equalize کریں۔ ہمارے دیر کے بڑے فیئر ممبرز ہوتے ہیں تو یہ اگر میرے خیال میں اس طریقے سے کام کریں، تو یہ باقی اضلاع کے لئے، باقی ریجنز کے لئے بھی ایک مثال بن جائے گی۔ اس طرح ایجوکیشن کی بات کی، ایجوکیشن کی میں کوشش کروں گا بعد میں بات کروں گا۔ محمود خان صاحب ابھی موجود نہیں، انہوں نے ٹانک کے حوالے سے بات کی، سوال ان کا Genuine تھا کہ ریلیز کا اپوزیشن کے لئے یا گورنمنٹ کے لئے کوئی فرق ہوگا، فنانس منسٹری سے ریلیز کے لئے اور میرے خیال میں میں حکومت کی طرف سے بھی یہ کہہ سکتا ہوں، ایک Overall policy ہوتی ہے، اس میں کہیں نہیں

لکھا ہوتا کہ اپوزیشن کے پراجیکٹ کو پیسہ نہیں ملے گا، گورنمنٹ کے پراجیکٹ کو ملے گا، جو بھی ضروری پراجیکٹ ہو گا اس کو ملے گا۔ جناب سپیکر! اس پہ میں ایک دو وضاحتیں کر لوں تاکہ سب ایم پی ایز کے پراجیکٹس کو زیادہ پیسہ ملے، اس کے لئے ہم نے کوشش کی ہے اور آپ پچھلی اے ڈی پی سے Comparison کر سکتے ہیں کہ وہ جو پراجیکٹس تھے جن کا ایم پی ایز کی Constituenies سے یعنی عوام سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا، جو دفتروں پہ خرچہ ہو رہا تھا جو Administrative expenditure پہ اے ڈی پی سے جو خرچہ ہو رہا تھا، وہ ہم نے بہت حد تک کم کرنے کی کوشش بھی کی ہے، بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے، وہ سارا پیسہ آپ کے حلقوں پہ لگے گا، تو کوئی پالیسی کا فرق کوئی ریلیز کا فرق نہیں ہو گا، انشاء اللہ پیسہ آئے گا According to policy وہ تمام اے ڈی پی کو جائے گا، اس میں Allocations کا فرق ضرور ہے، کچھ ڈیپارٹمنٹس ایسے ہیں جہاں پہ ابھی بھی Thin spreading زیادہ ہے، اس کی پہلے بھی نشاندہی ہوئی، یہ Continuous process ہے لیکن اگر آپ وہ دیکھیں یہ غیر مناسب ہے کہ ہم کہیں کہ ایک ہی ایم پی اے کو یا ایک ہی حلقے کو Touch کیا گیا ہے۔ جہاں پہ Allocations کا ایشو ہے، وہ آپ دیکھ سکتے ہیں اور میں آپ کو ثابت کر سکتا ہوں کہ وہ ایشو Across the board ہے، وہاں پہ ہمیں Prioritize کرنا پڑا، مثال کے طور پہ ہیلتھ میں ہم نے بڑے بڑے پراجیکٹس کے ورٹیکل پروگرام کو Prioritize کیا کیونکہ وہاں پہ لوگوں کی تنخواہیں تھیں، ایک Limit تھا۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے بات کی اور پوائنٹ آؤٹ کیا کہ فنڈنگ ضروریات کے مطابق ہونی چاہیئے، بالکل ضروریات کے مطابق کوشش کی، آپ دیکھ سکتے ہیں کہ آخری سال آپ نے سپیچ میں کہا تھا کہ ہم اپنی Priority پہ Invest کریں گے، ان Priorities کا ذکر کیا تھا اور ایک On going process ہوتا ہے، اس کا بھی ذکر کر سکتا ہوں، ہم نے کہا تھا کہ ایگریکلچر ہماری Priority ہو گی، ٹورازم ہماری Priority ہو گی، انڈسٹریز ہماری Priority ہو گی، آئی ٹی سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ہماری Priority ہو گی، ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، ہیلتھ تو ویسے ہی ہماری Priorities ہوتی ہیں، ان کو تو بجٹ کا سب سے بڑا حصہ ملتا ہے اور آپ دیکھ لیں اگر آپ آئی ٹی لے لیں، اگر آپ انڈسٹریز لے لیں، اگر آپ ایگریکلچر لے لیں، اگر آپ ٹورازم لے لیں، ان کو فارمولا کے مطابق بجٹ نہیں ملا، اس میں اگر پورے صوبے کو پیسہ ملتا ہے تو وہ ایریا جو ہے وہ ڈیویلپ ہو گا جو کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کا بھی ہے۔ اس کے علاوہ جو Backward districts special allocation ہے یہ ایک اور Evidence ہے کہ

Priorities کے مطابق فنڈنگ کی گئی ہے، جناب سپیکر! میں اپنے اے این پی کے کچھ دوستوں کے کمنٹس کے بارے میں آتا ہوں کہ And at this point, I would like to switch into english that all of them understand very well. Mrs. Samar Bilour talked about funding for her constituency and this is a common complaint that a lot of MPAs have had. Mrs. Samar Bilour has a right, as much as any other MPAs, to approach me but I can assure her that all of Peshawar is dear to us as is the rest of the province and whether it is her constituency any where else in Peshawar, or any where else in province, there is lot of money going into that constituency. The budget for education is not going to one constituency. The Sehat Insaaf Cards will go to every family in her constituency. The increase investment on health care will go to every facility in her constituency. I hope those points are cleared but if there are further complaints, I am always available. Similarly, Salahuddin Sahib also talked about, the number of complaints, I would like to acknowledge, Salahuddin Sahib as an ex-worker of PTI and ex-colleague of ours and I know your heart is still with us, Sir, come to my office any time, you know, but you know that in your constituency so much work has been done in the last five years and if you would come to my office and you needed any thing in a favours anything that needed to be done, I would have done it how many times and you approach me Sir and I would like to request you, not to single out people in any constituency because every citizen of this province has a right to some funding and some work, happening in their area of the province as well. I am sure, as fair man and as some one who has been trained by the PTI, that something that you understand….(Applause)…..Since Salahuddin Sahib, the hon'ble MPA, also took up the issue, the budget in dollar terms, a quick lesson in economic again the door of my office are open to you. If you want to compare the budget year to year, you do not convert into dollars, you look at real growth and for real growth, and this may be a bit complex, for real growth, you keep the base currency constant and you actually look at the growth in GDP and you will find that in those terms the budget is not just going to be comparable in terms of the change in dollar rate, because the actual dollar rate last year, if the PML (N) had allowed it to devalue in the way that it shouldn't been devalued, would not

have been a hundred rupees. So, again, I am happy to explain this in more detail because it is slightly complex issue but I think you have got your facts wrong and I will happily correct them for you.

بابک صاحب ما وئیل تاسو ته به انګریزئ کښې خبره کوم خو زما خیال کښې هم پښتو کښې به چې کوم دے لګیا شو زما په خیال کښې ټوله اے این پی انګریزئ ته نه وی اوریدلی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، تاسو ته Replyکوی جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: اووائې کنه جی، پښتو کښې اووائې۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! د بابک صاحب زه شکریه ادا کوم چې بابک صاحب دا اومنله چې د پاکستان تحریک انصاف حکومت چې راغلو، نو مشکل حالات آسانیدل شروع شو ---(تالیاں)---دوئ چونکه خپله اوئیل، ما شاء الله مخکښې پینځه کالو کښې دې صوبې کښې کار اوکړو، اوس دې ملک کښې کار کوی، انشاء الله بابک صاحب! حالات به نور هم ښه کیږی او ټول پښتانه به او ټول د اے این پی ووټران به هم دې نه انشاء الله فائده اخلی۔ په دیکښې بابک صاحب یوه خبره اوکړه د ټیکسز والا، دا بیا بیا هم شوې وه، زه د دې هم وضاحت کوم، چې په دې بجټ کښې نوے ټیکس نشته، که چرته یو دوه Revisions شوې وی، د هغې یو وجه ده، هغه Revisions د 1990 نه نه دی شوې۔ اے این پی د غریبانو پارټی ده، زه چې کوم دے قدر کوم، اوګورئ دا کوم پروفیشنل ټیکس، چې د کوم مونږه خبره کوؤ، چې کوم کس په کال کښې شپیته لاکھ روپئ ګټی، شپیته لاکھ، بعض خلقو په انګریزئ منګریزئ کښې وئیل نو Sixty lac or six million،بابک صاحب! ستاسو پارټی ملتی لینګیول ده کنه نو په دې شپیته لاکھ کښې صرف د پینځه زره روپو پروفیشنل ټیکس دے ، پینځه زره روپئ، نو که تاسو دا نه غواړئ چې هغه کس چې هغه شپیته لاکھ روپئ ګټی، هغه غریبانو ته پینځه زره روپئ ورکړی نو زما په خیال دا زیاتے نه دے ،په دې باندې سیاست نه کول غواړو، په دې چې دا د غریبانو حق دے ،صحت انصاف کارډ کښې به ئې لګوؤ، د صلاح الدین صاحب حلقه کښې

به ئې لګوؤ، د خوشدل خان صاحب حلقه کښې سکولونو کښې به ئې لګوؤ، امیرانو نه به ئې اخلو او په غریبانو باندې به ئې لګوؤ۔ شهرام خان ته به هم روپۍ دوه ورکړو خیر دے، مخکښې به دوئ ته ورکړو۔۔۔(قہقہے)۔۔۔ خو ددې نه علاوه اوګورئ د دې هم زما خیال کښې ذکر کول پکار وو چې KPRA دا آتویشت ټیکسونه کم کړی دی، پنډره پرسنټ نه کم کړی دی، دوه دوه پرسنټ به کم کړی وی، پینځه پینځه پرسنټ به ئې کم کړی وی، زه اوس توقع کوم چې ټول هاؤس به فنانس ډیپارټمنټ سره دا یو ټیم ورک کوی، چې مونږه خپلو خپلو حلقو ته لاړ شو او دا ټیکس عوام ته Explain کړو، چې دا ولے ضروری ده، په دے چې دا پیسه به په تاسو باندې لګی، داسې به ددې نه علاوه مونږ نور هم په دې باندې کار کوؤ۔ زمونږه پختون همیشه نه کاروبار کړے دے، د Ease of doing business دلاسه مو دا آتویشت ټیکسونه کم کړی دی، مونږه به دا نور ټیکسز هم Streamline کوؤ، فیس به هم کموؤ چې څنګه ما پرون اعلان اوکړو، بیا به ئې اوکړم، په دے چې که مونږه دا پیسه صحیح خرچ کوؤ او مونږه ئې Collect کوؤ، فائده به چا ته وی، پرون ما اووئې چې مونږه دا اوکتل، نو د دې سره مونږه دا اوئیل، چې ټول ثقافتی کوم چې ریونیو راځې هغه ټول میوزیمز، تخت بهائی کښې چې کوم UNESCO World Heritage Site دے، داسې نور دی، دا به ټول مونږه پبلک له فری کړو، غریب عوام به تلے شی، داسې چې کوم سکولونو کښې ګورنمنټ کوم فنډز Collect کوی، د هغې ټول بوجھ به سرکار واخلی، غریب ماشوم یا د هغوئ والدین ته به یو روپۍ نه وی ورکول، دا دوه اعلانات مونږه په بجټ کښې Add کړل، د دې خرچه به سرکار ځکه برداشت کوئ چې حکومت هغه شپیته لاکھ روپۍ ګټلو والا چې دچا پینځه زره روپو باندې اپوزیشن اعتراض کوئ، چې هغوئ هغه پینځه زره روپۍ ورکړی، د هغې نه به هغه غریب عوام ته فائده رسوی۔ Salahuddin Sahib also talked about, he asked the pertinent question, if a focus is on increasing quality in existing schools, why do we have schemes for new schools? I just like to humbly answer Salahuddin Sahib by saying that policy is never black and white this is not just a debating House, we are here to do real work. So, our focus can be on improving each of the twenty eight thousand schools that we have,

but that does is not mean that not a single school should be built in the province. If new schools are still built in England and the US and I know that you spent lot of time abroad, then why should not those schools be built in Peshawar, according to need or in the rest of the province according to need, one does not negate the other Sir.

صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب ما نه دا تپوس اوکړو، دا ګارنټي ئي اخسته چي مونږه به دوئ ته پیسې ریلیز کولے شو او که نه؟ او زه د هغوئ شکریه ادا کوم چي هغوئ زما حوصلے بلند کړلي، بنه انداز کښې خبره اوکړله جی، که دا تاسو لګه Aggressive کوله یا مو نه کوله خو زما کار دے Fair خبره کول، انشاء الله چي مونږ ته پیسې راځي نو مونږه به ولي نه ریلیز کوؤ، ګارنټي خو نشم درکولي خو کمټمنټ ضرور درکولي شم، چي څومره پورې کیدلے شي فنانس ډیپارټمنټ ته چي پیسه راځي مونږه به هغې له چي کوم دے Efforts کوؤ، هغه پیسه به مخکښې ریلیز کیږی اوهغې کښې به ستاسو حلقې ته هم ریلیز کیږی، بابک صاحب هم داسې تپوس کړے وو، چي هغوئ نه چا تپوس نه وو کړے ،زمونږه څلور پینځه میټنګز شوي دی، زما خیال کښې هغې کښې که پینځوواړو کښې ما نه دی وئیلی، نو څلورو کښې ما وئیلی وو، چي زه تاسو ته په Financing Situation Presentation درکوم، تاسو نه رائے اخلم، او که چا نه وی اؤریدلی نو د فلور آف دی هاؤس نه خو زیات چي کوم دے August ځائي نشته کنه، دلته زه وایم چي کله تاسو غواړئ، زه به دې نه پس پینځه منټه ایسار شم، تاسو Date راکړئ، زه به تاسو ته چي کوم دے Full presentation درکړم خو بیا هم ټائم کم وی، صرف اپوزیشن سره کښینم۔ مس شاہدہ، شاہدہ بی بی نے تعلیم کی بات کی کہ تعلیم پہ Focus نہیں ہے، تعلیم پہ Focus ہے، ہم نے بار بار کہا ہے فگرز میں اتار چڑھاؤ آتا ہے، کبھی آپ ایک جگہ پہ Invest کرتے ہیں، کبھی آپ دوسری جگہ پہ Invest کرتے ہیں،اگر کوئی یہ کہے کہ تعلیم کا سٹینڈرڈ وہ نہیں ہے جو کہ ہونا چاہیئے،اس سے میں کبھی انکار نہیں کروں گا، تعلیم کا سٹینڈرڈ وہ نہیں، میں بار بار کہتا ہوں، یہ بات اکثر نہیں ہوتی لیکن تعلیم کا سٹینڈرڈ ہی بڑھانے کے لئے ہم پچیس ہزار ٹیچرز بھرتی کر رہے ہیں اور پینسٹھ ہزار انشاء اللہ اگلے تین سال میں کریں گے، اس کے لئے یہ ایک Revolutionary step ہے کہ ہم پرائمری سکولز کے لئے جو نئے اے ایس ڈی اوز لے رہے ہیں تو

پینتالیس سکولوں کے بجائے ایک اے ایس ڈی او تین سکولوں کو دیکھے گا۔اس کے علاوہ جیسے ہم نے کہا، اپوزیشن کے ممبرز نے بھی سراہا کہ جو وہ سکیمز ہیں جہاں ہم اچھی یونیورسٹی سے پبلک سکولز میں ٹیچرز لا رہے ہیں "پختو نخواد پارہ" یہ ساری وہ سکیمز ہیں۔احمد کنڈی صاحب نے Releases کی بات کی،اس کا میں نے جواب دیا ہے، احمد کنڈی صاحب نے KPRA کی بات کی، KPRA کی پرفارمنس پہ میں دوبارہ آؤں گا اور پرفارمنس آڈٹس کی جو ساری تفصیل ہے، وہ وائٹ پیپر میں ہے لیکن ایک چیز میں کہوں گا کہ KPRA کا ایک آفس ڈیرہ اسماعیل خان میں کھل رہا ہے، وہ سارے ڈویژن کو دیکھے گا، وہاں آپ ہماری مدد ضرور کریں گے تاکہ اس ڈویژن کی پرفارمنس اور بھی بہتر ہو، آپ کی مدد اور آپ کی لیڈرشپ کی ضرورت ہے۔ حمیرا خاتون نے سیلریز پہ، پنشن پہ بات کی، پنشن پہ میں بات کر چکا ہوں، میں دوبارہ نہیں کروں گا، انہوں نے بات کی، بڑا ضروری ٹاپک، ہماری پنشن کا بل میرے خیال میں کوئی دس سال پہلے کوئی دس بارہ ارب ہوتا تھا، میں فگرز پہ Entirely sure نہیں ہوں لیکن میں صرف آپ کو بتادوں کہ سکیل سے جو گورنمنٹ بڑھ رہی ہے یا تو ہم آنکھیں بند کر سکتے ہیں یا پھر ہم اصلاح کر سکتے ہیں، پچھلے سال پنشن تقریباً ستر ارب روپے تھی، شاید دنیا کا واحد ملک ہے جہاں پہ پنشن میں کوئی Employee contribute نہیں کرتا اور ستر سال میں یہ Correct نہیں ہوئی اور اگر اس طریقے سے یہ بڑھتی جائے، چونکہ پچھلے دس سال میں جو Ambition میں اضافہ ہوا، اس کی وجہ سے گورنمنٹ کی سائز میں اضافہ ہوا، ایجوکیشن میں بہت سے ٹیچرز کا اضافہ ہوا ہے، پہلے اے این پی نے کیا، پھر پی ٹی آئی نے کیا ہے، تو دس سال بعد یہ پنشن کا بل چار سو پانچ ارب روپے ہوگا، تو پھر آپ کے پاس Choice ہوگی، کہ آپ پنشن دے دیں یا صوبے کو ڈیویلپ کریں، تو ان چیزوں پہ بات کرنی چاہیئے اور یہی وہ وجہ ہے کہ جس کی وجہ سے یہ ریفارمز پراسیس شروع ہوا ہے لیکن ایسے طریقے میں شروع ہوا ہے کہ چاہے وہ پرائیویٹ سیکٹر ہو یا پبلک سیکٹر ہو، اس میں نوکریاں پیدا کی جارہی ہیں، زیادہ تیز رفتاری سے پیدا کی جارہی ہیں، ثابت کر کے دکھائیں گے لیکن ساتھ اصلاح بھی ہو رہی ہے۔ میڈم نگہت اورکزئی نے بات کی Unfair allocations کی، انہوں نے کہا کہ وہ اپنا کٹ موشن تو واپس نہیں لے سکتیں، میں ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے میری فیملی کی بھی تعریف کی ہے، میں صرف ایک چیز چونکہ In a way جب وہ Unfairness کا Tag لگتا ہے تو اس کا ایک حصہ فنانس ڈیپارٹمنٹ یا فنانس منسٹری میں لگتا ہے، تو میں صرف وہ چار پانچ سکیموں کا ذکر کر لوں، جس کی سپانسر کیلئے تو میں نہیں کر سکتا لیکن اس کی سپانسر شپ

میں سمجھتا ہوں، کیونکہ اس میں میرا تھوڑا بہت ہاتھ تھا اور یہ آپ پوچھ سکتے ہیں، کہ پورے صوبے میں ہر فیملی کو صحت انصاف کارڈ دینا، ہر پشتون فیملی ہر نان پشتون فیملی، ہزارہ سے چترال، ٹرائبل ایریاز میں، باجوڑ سے وزیرستان، جو آپ دیکھ نہیں سکتے جو ہمارے سکولوں اور ہسپتالوں کے پروگرامز ہیں، یہ چار پانچ ٹیچرز ہر سکول میں ڈالنا، ہر سکول میں، دوائی کا بجٹ ڈبل کرنا، ہر بی ایچ یو میں، ہر آر ایچ سی میں، شہرام خان میرے ساتھ اس پی ایف سی کی میٹنگ میں بیٹھے ہوئے تھے، Full payment کی کمٹمنٹ کرنا، میاں نثار گل صاحب نے بات کی، میں مانتا ہوں کہ ابھی تک اس کی 100 پرسنٹ تکمیل نہیں ہوئی ہے لیکن انشاء اللہ ہو گی، پچھلے سال میرا آئیڈیا تھا، یہ ساری چیزیں اس بجٹ میمو میں لکھی ہیں، جو میں نے خود لکھا ہے، جس پہ میرا دستخط ہے، میں دے سکتا ہوں تو میرے خیال میں تھوڑا سا یہ جو الزام تھا، شاید تھوڑا سا Unfair تھا، بہادر خان صاحب نے بات کی، هم د دیر خبره ئې کړې وه او ما دا کمټمنټ اوکړو، چې زما په خیال کښې په دیر کښې به یو ځل زه دا ګورم چې چرته چرته څه څه سکیمونه ملاؤ دی، انشاء الله دیر یو علاقه ده، یو Princely state او په تاریخ کښې ئې مقام دے، چې په ټول دیر کښې مونږه Equal ترقی اوکړو، دا به دهغه حکومتونو په رنګ نه وی، چې د دیر یو حصه ئې اخستې ده او بله ئې نه ده اخستې۔ اور میرے عزیز دوست عنایت اللہ صاحب جو ہمیشہ بڑا اچھا چیلنج کرتے ہیں، ایک تو اگر بابک صاحب کو کل میسج نہیں پہنچا ہو، میں دوبارہ اپنا آفر دہراتا ہوں، ---(مداخلت)---Fair کو تو چھوڑیں جناب سپیکر! میرے خیال میں ہمیں دیر کو Unfair allocations بھی کرنی چاہیئے، اس کے شیئر سے زیادہ مجھے عنایت صاحب، چونکہ وہ ایک Progressive آدمی ہیں، ان سے ایک کمٹمنٹ چاہیئے کہ وہ جو Untaxed areas ہیں، جیسے میں نے KPRA میں جب ریسٹورنٹس پہ ٹیکس لینا شروع کیا تھا، تو پہلے میں نے اپنے حلقے سے آغاز کیا کیونکہ میں نے کہا تھا کہ پہلے میں، اگر وہ لوگ جنہوں نے مجھے ووٹ دیا ہے، اگر میں انہیں نہ سمجھا سکوں کہ یہ پیسہ آپ پورے پختونخوا کے لئے دے رہے ہیں، تو جیسے میں نے کل بابک صاحب کو بھی وضاحت کی کہ میرے خیال میں ملاکنڈ کو چار پانچ سال ٹیکس سے ریلیز ملنی چاہیئے لیکن کسی نہ کسی کو چیمپئن بننا چاہیئے اور یہی، چونکہ Fairness میں ایک طرف ریونیو بھی آتا ہے، دوسری طرف پسماندگی بھی آتی ہے، تیسری طرف پاپولیشن آتی ہے تو میں Expect کرتا ہوں کہ عنایت صاحب کورٹ جاتے ہوئے راستے میں اس پہ بھی تھوڑا سا کام کریں گے تا کہ ہر طریقے سے Fairness

ہو۔ عنایت صاحب نے بات کی وائٹ پیپر پہ Public Finance Management Strategy کی، جو ان کے دور میں کیبنٹ نے Approve کیا تھا۔ میں صرف چند پوائنٹس کی مثال دیتا ہوں، کوئی Strategy perfectly implement نہیں ہوتی لیکن میں Formulation of strategy، جو چھ نکات ہیں۔ اس میں میں چند نکات پہ بات کرتا ہوں جو کہ پی ایف ایم سٹریٹیجی کا حصہ تھا، جس کی Basis پہ بجٹ بنا Formulation of policies, strategies and action plans کہ بجٹ ایک پالیسی سے، پلان سے جنم لے، میرا بجٹ میمو آپ دیکھ سکتے ہیں جس پہ اس سے پہلے سارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اور یہ ساری جو فلور آف دی ہاؤس پہ پوری سال Discussions ہوئی تھی، اس کی Basis پہ وہ میمو بنایا گیا تھا،آپ ضرور دیکھ لیں، Integrated Multiyear Budgeting، ہمارا تین سال کا Multiyear Development Framework ہوتا ہے جس کی Basis پہ ہم نے اس چیز کی نشاندہی کی، ہمارا ڈیویلپمنٹ بجٹ کم ہو رہا ہے اور ہم نے یہ ریفارم پراسیس شروع کیا Efficient and effective inter-governmental relations, میرے خیال میں اس سال جس طریقے سے فنانس اور پی اینڈ ڈی نے مل کے بجٹ بنایا، یہ اسی نکتے کی عکاسی ہے، اسی لئے ہم نے جو مل کے بنایا، تو ایک طرف سے دوسری طرف کو Saving reflect کی، جب Development Side کی طرف کوئی چیز Cover نہیں ہو رہی تھی، تو Current Side سے Cover کی، میں Continue کر سکتا ہوں، میں یہ بھی مانتا ہوں کہ یہ ایک Working process ہے لیکن جیسے پچھلے ستر سال سے اس ملک کی ترقی ایک Working process رہی ہے، اس کی ہم سپیڈ بڑھائیں گے اور سپیڈ ہم نے بڑھالی ہے، میں جاننے کی کوشش کروں گا، کہ وہ پچھلا کونسا سال تھا کہ ہمارا Development outlay پنجاب سے صرف 8 پرسنٹ کم ہوا اور سندھ سے زیادہ ہوا، تو جناب سپیکر! Perfection کی تو میں بات نہیں کر سکتا لیکن اس کی میں بات ضرور کر سکتا ہوں کہ کام ہوا ہے اور مجھے فخر ہے کہ اس ٹیم نے، آپ مجھے جتنی تنقید دینا چاہتے ہیں وہ دیں لیکن وہ ٹیم جنہوں نے میرے ساتھ دن رات گزاری، انہوں نے اپنی Best effort کی، اس کو Recognize بھی کرنا چاہیئے۔ نلوٹھا صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ یہ سکیمز کمپلیٹ کیوں نہیں ہو رہی، یہ 'تھرو فارورڈ' کیوں اتنا بڑھا، اس کی ایک خاص وجہ شاید یہ ہے کہ اگر پچھلے پانچ سال میں فیڈرل حکومت نے جو نلوٹھا صاحب کی پارٹی کی حکومت تھی، میں تو اس وقت یہاں پہ تھا بھی نہیں لیکن جب وہ لاہور اور پنجاب میں بجلی کے ریفارمز کر

سکتے تھے، تو کیا پختونخوا حصہ نہیں تھا، وہاں پہ نہیں کر سکتے تھے جب وہ پنجاب میں موٹر ویز بنا سکتے تھے، تو وہ سوات موٹر وے کو فنڈ نگ نہیں کر سکتے تھے، صوبے کو خود کرنا پڑا۔ جب وہ نارو وال میں نیشنل سپورٹس کمپلیکس نارو وال، انڈیا کے ساتھ بارڈر پہ ہے یہ ایسا ہے جیسا کہ میں چترال کے اوپر والے کونے میں پراجیکٹ فیڈرل پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے بناؤں اور کہوں کہ یہ نیشنل سپورٹس کمپلیکس ہے، یہاں پورا ملک کھیلے گا۔ اسلام آباد میں تو سمجھ آتی ہے جب نارو وال میں وہ سپورٹس کمپلیکس بنا سکتی تھی، تو پشاور میں فاؤنٹین ہاؤس یا چلڈرن ہاسپٹلز کو کیوں فنڈ نگ نہیں کر سکتے تھے، تو جب ہمیں کرنا پڑا اور جب ہمیں سارا بوجھ بھی اٹھانا پڑا، تو 'تھرو فارورڈ' بھی بڑھنا تھا۔ ابھی ہم اس کو کم کر رہے ہیں اور بھی ہمارے دوست ہیں وہ بھی اس حکومت کا حصہ تھے، کوشش کرنی چاہیئے تھی کہ وہاں پہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی تھی، اس کو Flag کر کے اس کو Correct کریں۔ نلوٹھا صاحب نے ایک بڑی اچھی تجویز دی ہے، اس پہ ضرور غور کریں گے، میں نے بار بار کہا ہے جو بھی اچھی تجویز آئے گی، اس پہ غور کریں گے، میں نے شروع میں کہا تھا، کہ یہ جو ریٹائرمنٹ کا جو اقدام ہے، یہ پہلا قدم ہے۔ جیسے انہوں نے کہا کہ اگر ہم ریٹائرمنٹ کو بڑھا سکتے ہیں تو ہم شاید Entry level age کو بھی بڑھا سکتے ہیں اور اس پہ غور ہو گا اور جب آگے ریفارمز ہو گی تو انشاء اللہ اس کو بڑا Seriously consider کریں گے۔ ثوبیہ بی بی نے ٹیکسز کی بات کی، میں دوبارہ Clarify کرتا ہوں کہ نئے ٹیکسز نہیں لگے، بہت سے ٹیکسز کو کم کیا گیا جو ٹیکسز Percentages میں نہیں تھے اور 1990 سے کسی نے نہیں بڑھائے تھے، مطلب کہ وہ صوبے کو آمدن نہیں دے رہے تھے، غریبوں پہ پیسہ خرچ نہیں ہو سکتا تھا، کیونکہ وہ پیسہ حکومت کو نہیں مل رہا تھا، وہاں پہ ہم نے جیسے بھی، جس ٹائپ کی بڑھائی کی ہے، اس کی نشاندہی میں نے کی، جو 60 لاکھ روپے کماتا ہے، اس کو صرف 5 ہزار روپے دینے ہیں۔ اگر تنقید ہوتی کہ اس سے زیادہ ہونا چاہیئے تھا، تو شاید مجھے جواب دینے میں زیادہ مشکل ہوتا، کچھ فگرز پہ میں Confuse تھا، کیونکہ لاکھ اور ملین کو میں نے کبھی پہلے ملتے ہوئے نہیں دیکھا، یہ شاید پی ایم ایل (این) کا Calculator ہو گا، جو کہ لاکھ اور ملین کو ملاتا ہے لیکن ہم انشاء اللہ وہ سارے Targets achieve کر کے دکھائیں گے، اور کوشش کریں گے کہ ہم ریونیو ریکارڈ فیڈرل گورنمنٹ سے بھی لائیں اور خود بھی Raise کریں اور انہوں نے بھی دیر کی بات کی، حالانکہ میرے خیال میں خواتین ایم پی ایز سارے صوبے کو Represent کرتی ہیں اور میرے خیال میں آپ کو ساتھ ایبٹ آباد کی بھی بات کرنی چاہیئے، ہم ایبٹ آباد کو بھی فنڈ دیں گے، ہم دیر کو بھی فنڈ دیں

گے، ہم پورے صوبے کو فنڈ دیں گے، میں نے کوشش کی ہے کہ Individual گلے، شکووں کا جواب دوں۔ جناب سپیکر! Improvement کی بہت گنجائش ہے اور چونکہ کچھ اپوزیشن کے ممبرز نے یہ بھی کہا کہ وہ ہرگز اپنی کٹ موشنز واپس نہیں لیں گے، تو میں ان کا جنہوں نے کٹ موشنز واپس لینے کی Already آفر کی، شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو پھر اس کو ووٹ ہی کر دیں کیونکہ ہمیں اپنا زیادہ ٹائم ڈیبیٹ پر ہونا چاہیئے، Answer ہونا چاہیئے، چیلنج ہونا چاہیئے، ہمیں اپنا زیادہ ٹائم عوام کے لئے کام کرنے پہ گزارنا چاہیئے، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر کچھ ممبرز نہیں لے رہے، کیونکہ آگے بھی بہت سا ایجنڈا ہے، آپ پلیز ووٹ کریں۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں معزز ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر وہ اپنے کٹ موشنز واپس لے لیتے ہیں، مسٹر خوشدل خان صاحب آپ اپنا کٹ موشن واپس لیتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ، میں ووٹنگ کے لئے ریکویسٹ کروں گا (2) Under rule 142, sub rule کے تحت اس پر ووٹنگ ہونی چاہیئے And that is the mandatory provision of the law, it should be…..

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Now, I put this cut motion to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: ووٹ کا یہ ہوتا ہے کہ ہم Stand کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ Rule 214 چیک کریں۔

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Rule 214 چیک کریں۔

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Rule 214 چیک کریں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: آپ ووٹنگ کریں، یہ مطلب ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ Rule 214 چیک کرلیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، ہم ووٹنگ کرانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تو میں کہہ رہا ہوں Rule 214 چیک کرلیں نا؟

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دیکھ لیں Rule 214 میں کیا ہے، آپ دیکھ لیں Rule 214۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ زیادہ ہیں، آپ یہ آسانی سے پاس کرا سکتے ہیں لیکن ہمارے پاس جو شواہد ہیں، وہ بہت ضروری ہے کہ ہم لوگوں نے ہر چیز پر ووٹنگ کرانی ہے، ہم نے کھڑے ہو کے، اس لئے ووٹنگ کرانی ہے کہ ہمارے پاس شواہد موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Voice challenge کرنا چاہتے ہیں، آپ Voice challenge کرنا چاہتے ہیں؟

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: یہ In case of division میں ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Voice challenge کرنا چاہتے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم Voice challenge کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Those who are in favour، وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر تحریک کے حق میں اراکین اسمبلی کھڑے ہو گئے)

Mr. Speaker: Secretary Sahib! Count.

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی جو Against ہیں وہ کھڑے ہو جائیں، آپ بیٹھ جائیں، Against والے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر تحریک کے خلاف اراکین اسمبلی کھڑے ہو گئے)

Mr. Speaker: Secretary Sahib! Count.

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Favour میں آئے ہیں 24 اور Against میں آئے ہیں 52۔

(تالیاں)

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The cut motion is defeated. Now the question before the House is that Demand No.3 may be granted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes" have it. Demand No. 3 is granted.

جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: معزز اراکین اسمبلی، آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ PIPSاورSUBAI کی جانب سے اجلاس کے بعد نیو کانفرنس روم (کیفٹیریا) اسمبلی سیکرٹریٹ میںLunchکااہتمام کیاہے، اس کے بعد 'اولڈ' اسمبلی ہال / جرگہ ہال میں بجٹ پر سیمینار منعقد ہو گی، شمولیت فرمائیں۔ The sitting is adjourned till 10:00 am, Wednesday, 26th June 2019.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 26 جون 2019ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)